سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

سوموار، یکم فروری2016

(یوم الاثنین، 21۔ربیع الثانی1437ھ)

سولہویں اسمبلی: انیسواں اجلاس

جلد 19: شمارہ 2

117

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، یکم فروری 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015

ایک وزیر آرڈیننس فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

118

7۔ آرڈیننس (ترمیم) ادارہ انضباط خریداری پنجاب 2015

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ادارہ انضباط خریداری پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔ آرڈیننس شادی بیاہ فنکشنز پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس شادی بیاہ فنکشنز پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

11۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

12۔ آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

13۔ آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) عوامی نمائندوں کے قوانین پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) عوامی نمائندوں کے قوانین پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون بچوں کی ملازمت کی ممانعت پنجاب 2016

ایک وزیر مسودہ قانون بچوں کی ملازمت کی ممانعت پنجاب 2016 ایوان میں پیش کریں گے۔

119

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون سیف سٹیزاتھارٹی پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر35بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیف سٹیزاتھارٹی پنجاب 2015،جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائےاموردا خلہ نےاس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفورزیرغورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سیف سٹیزاتھارٹی پنجاب2015منظورکیاجائے۔

2۔ مسودہ قانون سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر42بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب 2015،جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائےاموردا خلہ نےاس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفورزیرغورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب2015منظورکیاجائے۔

121

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

سوموار، یکم فروری2016

(یوم الاثنین، 21۔ ربیع الثانی1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر40 منٹ پر زیر صدارت **جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾
وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ
اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾
اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۥ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ
رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

سورة المُزمّل أيات 9تا15

(وہی) مشرق اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ (9) اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کش رہو (10) اور مجھے اُن جھٹلانے والوں سے جو دولتمند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو (11) کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے (12) اور گلو گیر کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب (بھی) ہے (13) جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ ایسے بھر بھرے (گویا) ریت کے ٹیلے ہو جائیں (14) (اے اہل مکہ) جس طرح ہم نے فرعون کے پاس (موسیٰ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا تھا (اسی طرح) تمہارے پاس (محمدؐ) رسول بھیجے ہیں جو تمہارے مقابلے میں گواہ ہوں گے (15)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمد نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے روشن رتیں پھر لوٹ آتی ہیں
میری بگڑی بناتا ہے محمد نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشائی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمد نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں اُن کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد نام ایسا ہے
درودوں کی مہک سے محفلیں آباد رہتی ہیں
میری نعتیں سجاتا ہے محمد نام ایسا ہے

سوالات
(محکمہ ہائر ایجوکیشن)
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر!.On his behalf

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر!سوال نمبر 4820 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور سے متعلقہ تفصیلات

*4820: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے گزشتہ دور میں بہاولپور کے دورہ کے موقع پر گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج سیٹلائٹ ٹاؤن حال نو تعمیر شدہ مقبول کالونی بہاولپور کا وزٹ کیا اور اعلان کیا کہ کالج سے متصل وول فیکٹری کی عرصہ دراز سے خالی پڑی اراضی گرلز ڈگری کالج کو دے دی جائے گی تاکہ کالج کی دیگر ضروریات پوری ہو سکیں؟

(ب) محترم وزیر اعلیٰ کے اس حکم پر عملدرآمد کی پیش رفت سے ایوان کو آگاہ فرمائیں اور یہ عمل اندازاً کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جی ہاں! وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور کے افتتاح مورخہ 11۔08۔13 کے موقع پر کالج سے متصل وول فیکٹری کی بقیہ زمین کالج کو دیئے جانے کا اعلان کیا۔

(ب) مورخہ 14۔04۔26 کو ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاولپور کے دفتر میں ایک اجلاس ہوا جس میں وول فیکٹری کا قطعہ اراضی جو 24 کنال 9 مرلہ پر مشتمل ہے کے حوالہ سے یہ فیصلہ ہوا کہ اسسٹنٹ کمشنر بہاولپور اس اراضی کی مارکیٹ ویلیو کو مد نظر رکھتے ہوئے متبادل سرکاری اراضی تلاش کر کے اپنی سفارشات ڈسٹرکٹ کلکٹر کو ارسال کریں۔ نقل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ وول فیکٹری کی زمین کے علاوہ کالج گیٹ سے متصل 16 عدد دکانات کے لئے سیکشن (1)4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔ نقل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس لئے متبادل اراضی کی نشاندہی اور دکانوں کی قیمت کا تعین ہونے کے بعد مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم ضلعی حکومت بہاولپور سے مسلسل رابطے میں ہے اور اس معاملہ کو جلد حل کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب 11-08-13 کو بہاولپور تشریف لے گئے تھے اور انہوں نے وہاں پر اعلان فرمایا تھا کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج سیٹلائٹ ٹاؤن کے ساتھ جو زمین پڑی ہے وہ کالج کو دے دی جائے گی۔ اس سلسلے میں پہلی میٹنگ 14-04-26 کو ہوئی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت latest position کیا ہے آیا وہ زمین کالج کو مل گئی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جواب میں لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جواب میں تو صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ اس سلسلے میں 2014 کو ایک میٹنگ ہوئی ہے اور اس کے بعد کچھ نہیں ہوا، مجھے اس کی latest position بتائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس حوالے سے میں یہ بتانا چاہوں گی کہ وزیر اعلیٰ نے 2011-08-13 کو جو اعلان کیا تھا اس کے مطابق اس وقت کالج کو 37 کنال زمین دی جا چکی ہے، بقایا 18 مرلہ زمین کمرشل ایریا میں واقع تھی، جس کی وجہ سے معاملات ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ چل رہے تھے۔ یہ زمین بھی اب acquire ہو چکی ہے۔ کالج کے فنڈز کی سمری وزیر اعلیٰ نے منظور کر دی ہے اور اسے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھیجا جا چکا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ یہ اتنا پرانا معاملہ ہے اور اب سال 2016 شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں اپنی بہن پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس معاملے پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ بتانا چاہوں گی کہ اس میں جتنے issues تھے وہ اس وقت resolve ہو چکے ہیں۔ 37 کنال زمین already کالج کو دی جا چکی ہے بقایا صرف 18 مرلہ کا issue تھا جو اب resolve ہو چکا ہے۔ اس کے فنڈز بھی وزیر اعلیٰ کی طرف سے منظور کئے جا چکے ہیں اور سمری محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو بھیج دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ---

جناب سپیکر: سردار صاحب! تشریف رکھیں۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ معاملہ settle ہو چکا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3091 ملک ذوالقرنین ڈوگر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5384 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5711 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5926 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6093 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6182 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانقاں ڈوگراں میں ڈگری کالج کی بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*6182: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خانقاں ڈوگراں میں ڈگری کالج کی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے اس کالج کی عمارت پر کل کتنی لاگت آئی، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج کی عمارت مکمل ہونے کے باوجود اب تک فنکشنل نہ ہو سکی، اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) حکومت کالج ہذا میں کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین خانقاں ڈوگراں کی عمارت کی تعمیر کا منصوبہ سال 2012 میں 96.183 ملین روپے کی مالیت کا منظور کیا گیا اور اس پر اب تک 87.182 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور عمارت کا 91 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ موجودہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں کالج ہذا کی عمارت کی تکمیل کے لئے 11.001 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں سے 2 ملین روپے دسمبر 2015 تک خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ کالج ہذا کی Main Building مکمل ہو چکی ہے اور محکمہ اعلیٰ تعلیم کے حوالے بھی کر دی گئی ہے لیکن پرنسپل اور اساتذہ کرام کی رہائشوں کی عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور اس کے علاوہ عمارت کی دیگر حصوں میں موجود کمی بیشی کو مکمل کیا جا رہا ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ کالج کی عمارت موجودہ مالی سال میں مکمل کر دی جائے گی اور اس کا باقاعدہ PC-IV محکمہ تعمیرات و مواصلات کی طرف سے تیار کیا جائے گا تاکہ ضروری قانونی کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(ج) کالج ہذا میں کلاسز کا اجراء ستمبر 2015 سے ہو چکا ہے اس کالج میں 121 طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں جن میں 30 طالبات فرسٹ ایئر اور 91 طالبات تھرڈ ایئر میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اس وقت وہاں پر کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے، جب میں نے سوال کیا تھا تو اس وقت بلڈنگ مکمل تھی لیکن کلاسوں کا اجراء نہیں ہوا تھا۔ اب چونکہ کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے لہٰذا میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6185 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔170 میں سرکاری کالجز میں اساتذہ اور سالانہ نتائج سے متعلقہ تفصیلات

*6185: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔170 ضلع ننکانہ صاحب میں کتنے انٹر اور ڈگری بوائز اور گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان میں ہر کالج کی کلاس وار طلباء و طالبات کی تعداد بتائی جائے، سال 14-2013 میں سالانہ نتائج کی شرح کلاس وار بتائی جائے؟

(ج) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد کالج وار بتائی جائے؟

(د) ان کالجز میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں ان کے خالی رہنے کی کیا وجوہات ہیں، کیا حکومت خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) حلقہ پی پی-170 ضلع ننکانہ صاحب میں ایک بوائز پوسٹ گریجویٹ کالج اور ایک گرلز ڈگری کالج واقع ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل۔

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سانگلہ ہل۔

(ب) ان کالجز میں کلاس وار طلباء و طالبات کی تعداد اور سال 14-2013 میں سالانہ نتائج کی شرح کلاس وار درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل

طلباء کی کل تعداد 935

سال اول	447	سال دوئم	356	سال سوئم	55	سال چہارم	21
ایم اے پارٹ I	34	ایم اے پارٹ II	22				
سالانہ نتائج کی شرح 2013		انٹر کلاسز رزلٹ	40فیصد	ڈگری کلاسز رزلٹ	9.80فیصد		
سالانہ نتائج کی شرح 2014		انٹر کلاسز رزلٹ	32فیصد	ڈگری کلاسز رزلٹ	42.85فیصد		

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سانگلہ ہل۔

طلباء کی کل تعداد 1740

سال اول	611	سال دوئم	640	سال سوئم	276	سال چہارم	211
سالانہ نتائج کی شرح 2013		انٹر کلاسز رزلٹ	76.40فیصد	ڈگری کلاسز رزلٹ	40.30فیصد		
سالانہ نتائج کی شرح 2014		انٹر کلاسز رزلٹ	58فیصد	ڈگری کلاسز رزلٹ	59.91فیصد		

(ج) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل

کل اسامیاں 40 پُر اسامیاں 27 خالی اسامیاں 13

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سانگلہ ہل۔

کل اسامیاں 27 پُر اسامیاں 14 خالی اسامیاں 13

(د) خالی پڑی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل۔

خالی اسامیاں 13 بعض اسامیاں تقریباً 1999 سے خالی ہیں جبکہ کچھ اسامیاں 12-2011 اور 2013 سے خالی ہیں۔

2۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین سانگلہ ہل۔

خالی اسامیاں 13 بعض اسامیاں تقریباً 1999 سے خالی ہیں جبکہ کچھ اسامیاں 12-2011 اور 2013 سے خالی ہیں۔

حکومت پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ان خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا آغاز 2015 سے PPSC کی منظوری سے کر دیا ہے جس کا عمل جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! سوال کے (د) جز میں پوچھا گیا ہے کہ ان کالجز میں کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں ان کے خالی رہنے کی کیا وجوہات ہیں، کیا حکومت خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟ اس کے جواب میں ہے کہ بعض اسامیاں تقریباً 1999 سے خالی ہیں کچھ 12-2011 اور 2013 سے خالی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسامیاں کب تک fill کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ان کے سوال کے متعلق عرض ہے کہ ابھی حال ہی میں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے recruitments ہوئی ہیں جن میں گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج ننکانہ صاحب میں دو نئے لیکچرار آئی ہیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ڈگری کالج شاہ کوٹ میں دو نئے لیکچرار آئے ہیں، گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج سانگلہ ہل میں چار نئی posts آئی ہیں یہ بوائز کالجز کی detail ہے۔ گرلز کالجز کی جو detail ہے اس میں گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ننکانہ صاحب میں 8 لیکچرار گریڈ 17 میں آئی ہیں، گورنمنٹ شاہ کوٹ گرلز ڈگری کالج میں چار نئی لیکچرار آئی ہیں، گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج سانگلہ ہل میں چار اور گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج وار برٹن میں 7 نئی لیکچرار آئی ہیں اس طرح ٹوٹل female 23 ہیں اور male 8 لیکچرار ان کالجز میں تعینات کئے گئے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہے کہ 1999 سے 13/13 اسامیاں خالی ہیں یہ تقریباً سولہ سال سے خالی ہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کو کب تک fill کر دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! 1999 سے جو اسامیاں خالی ہیں ان میں سے کچھ پر یہ بھرتی مکمل کی گئی ہے باقی جو کمی ہے وہ CTIs کے ذریعے پوری کی جاتی ہے۔ جہاں پر لیکچرار میسر نہیں ہوتا وہاں CTIs کے ذریعے خالی اسامیوں کو fill کر دیتے ہیں۔ میں یہاں

پر یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ ہم نے ابھی پبلک سروس کمیشن کو 3500 اسامیوں کے لئے requisition بھیجی تھی جس میں almost 2600 pass out ہوئے جن کی لسٹ ہمارے پاس آ گئی ہے اور انہیں ان کی seats پر بھیجا جا چکا ہے باقی جو seats خالی رہ گئی ہیں ہم ان کی دوبارہ سے بہت جلد requisition بھیج رہے ہیں تاکہ جو اسامیاں خالی رہ گئی ہیں جہاں پر کوئی نئی بھرتی نہیں آئی ہم ان کو بھی fill کر سکیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اس بارے میں کوئی time limit دے سکتی ہیں کہ یہ خالی اسامیاں کب تک fill کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! خالی اسامیوں کی جو تفصیل آپ کے سامنے موجود ہے ان سب کالجز میں جو نئی بھرتیاں آئی ہیں میں نے ان کی تفصیل فراہم کر دی ہے اور جو بقایا خالی رہ گئی ہیں ان میں ابھی پبلک سروس کمیشن کی جو بھرتیاں ہوئی تھیں ان میں ان posts کے against کوئی qualify نہیں کر پایا جس کی وجہ سے وہ خالی رہ گئیں۔ اب ہم دوبارہ پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج رہے ہیں اور میں امید کرتی ہوں کہ انشاء اللہ ان سیٹوں کے against جو apply کریں گے وہ qualify کر لیں گے اور یہ بھرتیاں مکمل ہو جائیں گی۔ پبلک سروس کمیشن کا ایک procedure ابھی مکمل ہوا ہے اور اب نیا شروع ہونے والا ہے لیکن ان کا جو required time ہے وہ تو لگے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جیسے معزز ممبر نے کہا کہ 2013 سے اب تک اسامیاں خالی ہیں، یہاں جو لسٹ فراہم کی گئی ہے اس میں 40 فیصد مکمل ہو چکی ہیں اور 32 فیصد ابھی تک نہیں ہوئیں۔ میں نے پہلے بھی ضمنی سوال پر گزارش کی تھی کہ کوئی time limit ہے یا یہاں اس صوبے میں من مانی چلنی ہے کہ جب چاہیں recruitment کریں جب چاہیں نہ کریں۔ اگر ہماری محترمہ بہن اس میں time limit دے دیں تو بہت بڑی شفقت ہو گی کہ یہ اسامیاں کب تک fill ہو جائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی اس میں detail سے بتایا ہے کہ سب posts کی requisition جاتی ہے لیکن ان posts کے against اس

علاقے سے کسی نے qualify نہیں کیا یا جو students pass out ہوئے انہوں نے ان کالجز کے subjects کو opt نہیں کیا۔ اس کمی کو CTIs کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے، پبلک سروس کمیشن کا process ابھی مکمل ہوا ہے because of election اس میں تھوڑی سی delay آئی تھی جو pass out ہوئے تھے تین ماہ بعد ابھی ہم نے ان کی تعیناتیاں کر دی ہیں۔ اب ہم نئی requisition بھیج رہے ہیں اس کے لئے پبلک سروس کمیشن کا process پورا ہو گا تو پھر ہم ان پر بھرتیاں مکمل کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ خدارا اس recruitment policy میں کوئی change لائیں، ہم ساؤتھ پنجاب والے میرٹ پر پورا ابھی اترتے ہیں۔ میری بہن ابھی فرما رہی تھیں کہ کچھ لوگ میرٹ پر پورا نہیں اترتے لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ یہ justify کرتے ہیں۔ میں پھر عرض کروں گا کہ خدارا بھرتی کا طریقہ بدلا جائے یہ نہ ہو کہ جب چاہیں بھرتی ہو اور جب چاہیں نہ ہو۔ پبلک سروس کمیشن کی بات ہو رہی تھی میں عرض کرتا ہوں کہ پبلک سروس کمیشن میں بھرتی کے لئے جو گریڈ آتے ہیں وہ میں جانتا ہوں لیکن اس سے جو گریڈ نیچے ہیں وہ تو محکمے کی disposal پر ہوتے ہیں خدارا ان کی recruitment تو کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پوچھتے ہیں۔ محترمہ! سردار صاحب کہہ رہے ہیں کہ پبلک سروس کمیشن کے علاوہ جو محکمہ کر سکتا ہے اس بارے میں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! محکمہ CTIs کے ذریعے بھرتی کرتا ہے۔ جہاں جہاں لیکچرارز کی اسامیاں خالی ہوتی ہیں وہاں پر ہم ایک سال کے لئے CTIs کے ذریعے بھرتی کرتے ہیں اور وہاں پر لیکچرار کی کمی پورا کرتے ہیں۔ وہ بھی qualified ہوتے ہیں ان کی minimum educational requirement, masters ہے اور ہر کالج میں CTIs کے ذریعے اس کمی کو پورا کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، جلدی کر دیں گے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جز (ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جز(ب) پر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جز(ب) پر کیا ہوا؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس پر میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! محترمہ نے جو ڈگری کلاسز کے رزلٹ بتائے ہیں وہ 9.80 فیصد ہیں میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا باقی 92 فیصد بچے فیل ہو گئے ہیں؟ جس طرح محترمہ کہہ رہی ہیں کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن میں لیکچرار بھرتی کرنے تھے لیکن ہمیں qualified لوگ نہیں مل رہے، جس وقت ایجوکیشن کا یہ standard ہو گا تو پھر ہمیں qualified لوگ کس طرح ملیں گے؟ 9.80 فیصد رزلٹ ہے ذرا محترمہ اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اسی process کو improve کرنے کے لئے ہم پبلک سروس کمیشن کے through ہی recruitments کرتے ہیں اور جو CTIs کے ذریعے بھرتی کئے جاتے ہیں وہ بھی اسی لئے ہیں کہ جہاں پر فی الحال لیکچرار دستیاب نہیں ہیں وہاں پر اس کمی کو پورا کیا جائے۔ معزز ممبر جو فرما رہے ہیں کہ رزلٹ خراب ہے اسی کو ٹھیک کرنے کے لئے یہ سارا process مکمل کیا جاتا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اسی سے متعلق ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایک سوال پر ان کی طرف سے یہ چوتھا ضمنی سوال ہو گیا ہے۔ آپ اگلے سوال کا انتظار کریں، بڑی مہربانی۔ خان صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہمارے بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اللہ تو خیر کرے گا لیکن آپ سے خیر کی توقع رکھتے ہیں کہ آپ کم از کم گورنمنٹ کی governance کو بہتر کرنے کے لئے ایسے اقدامات اٹھائیں۔ ہمارے سوال irrelevant نہیں ہیں ہم صرف یہ کہہ رہے تھے کہ جس ڈگری کالج میں بچوں کے پاس ہونے کا رزلٹ 8 فیصد ہے اس قوم کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ محترمہ! ان کو improvement بتادیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ کسی اگلے سوال پر آ جائیں۔ آپ کی مہربانی، آپ کسی کے behalf پر بھی سوال کر سکتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6256 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 6544 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایکٹو بزنس کالج کی انتظامیہ سے متعلقہ تفصیلات

*6544: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان : کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Acute Business College گارڈن ٹاؤن لاہور کی انتظامیہ سٹوڈنٹس کے ساتھ غلط بیانی اور سبز باغ دکھا کر لاکھوں روپے بٹور کر فرار ہو گئی ہے جس سے ہزاروں سٹوڈنٹس کا مستقبل تاریک ہو گیا ہے؟

(ب) حکومت نے متذکرہ بالا کالج کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی اور سٹوڈنٹس سے دھوکا دہی سے بٹوری گئی فیسوں کی ریکوری کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گزارش ہے کہ مذکورہ کالج کی رجسٹریشن 14-2012 سیشن تک منظور ہوئی تھی جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور اس رجسٹریشن کی ہر 2 سال بعد توسیع ہونا لازمی

تھی جو کہ کالج ایڈمنسٹریشن نے نہیں کروائی اس سلسلے میں ڈی پی آئی کالجز پنجاب نے ایک کمیٹی محترمہ نصرت جمال ڈائریکٹر جنرل ڈی پی آئی کالجز پنجاب کی سربراہی میں Letter No.13/PA-DPI(C)/16 بتاریخ 16-01-29 تشکیل دے دی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جو 15 دن کے اندر اندر Acute Business College گارڈن ٹاؤن لاہور کے بارے میں انکوائری کر کے تفصیلی رپورٹ پیش کرے گی۔

(ب) جز (الف) کی روشنی میں متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: میرا ضمنی سوال ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے کون سے جز پر ضمنی سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا جز (الف) سے متعلق ضمنی سوال ہے۔ Acute Business College کی انتظامیہ نے طالب علموں کو سبز باغ دکھا کر، غلط بیانی کر کے لاکھوں روپے بٹورے ہیں اور اب وہ فرار ہو گئے ہیں۔ یہ سوال 10-اپریل 2015 کو جمع کروایا گیا تھا اور آج محکمہ جواب دے رہا ہے کہ مورخہ 29-جنوری 2016 کو اس حوالے سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے یعنی نو ماہ بعد ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو کہ 15 دن کے اندر اندر اس حوالے سے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ نو ماہ پہلے سوال دیا گیا جبکہ کمیٹی مورخہ 29-جنوری 2016 کو بنائی جا رہی ہے۔ مجھے محکمہ سے اس بات کا جواب چاہئے کہ Acute Business College طالب علموں کے ساتھ اتنا بڑا فراڈ کر رہا ہے تو اسے کس کے ایماء پر اور کیوں اتنی چھوٹ دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس Acute Business College نے محکمہ کے ساتھ اپنی رجسٹریشن 13-2012 اور 14-2013 کے لئے کروائی تھی اور اس کے بعد انہوں نے رجسٹریشن کی extension کے لئے درخواست نہیں دی۔ اس کالج کی انتظامیہ نے طالب علموں سے فیسیں لیں اور پھر فرار ہو گئے۔ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کالجز کی رپورٹ کے مطابق اس حوالے سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے یہ بتایا کہ یہ کالج ہمارے محکمہ کے ساتھ affiliated نہیں اور اب یہ کالج وہاں پر exist ہی نہیں کر رہا تھا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس سلسلے میں کسی طالب علم یا والدین کی طرف سے کوئی درخواست نہیں دی گئی۔ یہ کمیٹی اسی وجہ

سے بنائی گئی تاکہ جو مسائل سوال میں پیش کئے گئے ہیں ان کا پوری طرح سے جائزہ لیا جاسکے اور کچھ حل تلاش کیا جاسکے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہایت احترام سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہر دو سال بعد رجسٹریشن کروانا کیوں ضروری ہے؟ اگر کسی کالج میں طالب علم داخلہ لے لیتے ہیں اور اس کے بعد کالج انتظامیہ اپنی رجسٹریشن کی extension نہیں لیتی تو اس طرح طالب علموں کا career خراب ہو جائے گا کیونکہ آج کل گریجویشن کی ڈگری چار سال کی ہوتی ہے۔ اگر دو سال بعد کوئی کالج اپنی رجسٹریشن کی extension نہیں کرواتا تو پھر اس میں داخلہ لینے والے طالب علموں کے مستقبل کا کیا بنے گا؟ میں سمجھ نہیں سکا کہ محکمہ والے یہ رجسٹریشن کس پالیسی کے تحت کرتے ہیں؟ میری گزارش ہے کہ محکمہ اس رجسٹریشن کی پالیسی کو review کرے۔

جناب سپیکر! ہماری بہن، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ ماشاءاللہ بڑے اچھے جواب دیتی ہیں۔ She is very qualified. انہوں نے ابھی جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ محکمہ کو Acute Business College کے خلاف کوئی تحریری شکایت نہیں ملی۔ میرا خیال ہے کہ محکمہ نے سوموٹو دیکھنا ہوتا ہے کہ آیا Rules, Regulations and Law کی compliance ہو رہی ہے یا نہیں، یہ معلوم کیا جائے کہ محکمہ میں وہ کون سے لوگ تھے کہ جن کا اس حوالے سے supervisory role تھا اور انہوں نے یہ role-play نہیں کیا؟

جناب سپیکر: محکمہ کی طرف سے اس حوالے سے جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے وہ اپنی رپورٹ میں یہ چیز point out کرے گی اور پھر اس پر action لیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ کمیٹی پندرہ دن میں اپنی مکمل رپورٹ پیش کر دے گی۔ میں معزز ممبر طاہر احمد سندھو صاحب کی بات سے اتفاق کرتی ہوں کہ ہمارا registration process تھوڑا کمزور ہے جس کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے The Punjab Private Education Institutions Regulation Bill لایا جا رہا ہے جس کے تحت پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی registration and regulation میں مزید بہتری لائی جاسکے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 6687 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*6687: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں یونیورسٹیاں قائم کی جا رہی ہیں جو ایک مستحسن اقدام ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع چنیوٹ میں بھی سرکاری یونیورسٹی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ درست ہے کہ ماضی قریب میں ضلع ساہیوال، ملتان، جھنگ، اور رحیم یار خان میں یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں جبکہ ضلع اوکاڑہ میں یونیورسٹی کے قیام کا بل پنجاب اسمبلی میں پیش کیا جا چکا ہے۔

(ب) تاحال حکومت ضلع چنیوٹ میں یونیورسٹی بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "تاحال حکومت ضلع چنیوٹ میں یونیورسٹی بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی"۔ میں نے وزیر اعلیٰ کے دفتر میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کا ایک آرڈر پیش کیا تھا جس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہر وہ یونیورسٹی جو کسی بھی ڈویژن میں بنی ہے تو اس کے آس پاس ہر ضلع میں اس کا کیمپس بنایا جائے گا۔ فیصل آباد میں جی سی یونیورسٹی ہے تو اس قانون کے مطابق ضلع چنیوٹ میں اس یونیورسٹی کا کیمپس بنایا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسرے اضلاع میں یونیورسٹیاں بن رہی ہیں، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں یونیورسٹی بن رہی ہے اور جڑانوالہ جو کہ تحصیل ہے وہاں بھی یونیورسٹی بن رہی ہے۔ میری معلومات کے مطابق جڑانوالہ کے لئے یونیورسٹی منظور ہو چکی ہے اور اس کے لئے ایک ارب روپے کے فنڈز بھی مختص کر دیئے گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ضلع چنیوٹ کے لوگوں نے ایسا کون سا گناہ کیا ہے کہ حکومت

اس ضلع کے بارے میں کچھ نہیں سوچتی جبکہ دوسرے اضلاع کے بارے میں بہت کچھ سوچتی ہے، مہربانی کرکے اس کا جواب دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ کہنا چاہوں گی کہ محکمہ نے یہ نہیں کہا کہ ہم چنیوٹ میں یونیورسٹی بنانا ہی نہیں چاہتے۔ ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ فی الحال چنیوٹ میں یونیورسٹی بنانے کا منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ چنیوٹ کے قریب فیصل آباد اور جھنگ کے اضلاع ہیں جن میں بہت ساری یونیورسٹیاں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پوسٹ گریجویٹ کالجز بھی ہیں جو کہ ماسٹر لیول کی تعلیم دے رہے ہیں۔ حکومت نے حال ہی میں ساہیوال، جھنگ، ملتان، رحیم یار خان میں بہت سی یونیورسٹیاں قائم کی ہیں اور کچھ مزید یونیورسٹیاں بنانے کا ارادہ ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور محکمہ تعلیم کا خیال ہے کہ یونیورسٹی بنانے کے ساتھ ساتھ اس میں معیاری تعلیم بھی دی جائے جس کے لئے faculty and infrastructure بہت اہم ہے۔ یونیورسٹی کے لئے یہ چیزیں لازم ہیں تاکہ وہ صرف ایک عمارت نہ ہو بلکہ وہاں پر ہم طالب علموں کو quality education بھی مہیا کر سکیں۔ ہم focus کر رہے ہیں کہ جن یونیورسٹیوں کا اعلان کیا جا چکا ہے پہلے انہیں مکمل کیا جائے اس کے بعد نئی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ہم چنیوٹ میں یونیورسٹی ضرور بنائیں گے لیکن جب اس کی باری آئے گی تو پھر بنائی جائے گی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جھنگ کا حوالہ دیا ہے۔ جھنگ تو ہم سے 86 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا تو فیصل آباد کتنے فاصلے پر ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! فیصل آباد چنیوٹ سے 36 کلومیٹر دُور ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اس لئے یہ قانون بنایا ہے کہ بچوں اور بچیوں کو زیادہ سفر نہ کرنا پڑے۔ میری یہ گزارش ہے کہ کوئی time limit دے دیں کہ دو سال یا چار سال بعد چنیوٹ میں یونیورسٹی قائم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! چنیوٹ کے حوالے سے examine کروائیں اگر دوسرے اضلاع میں یونیورسٹی بن سکتی ہے تو پھر ضلع چنیوٹ میں بھی بنائی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جڑانوالہ تحصیل ہے وہاں پر یونیورسٹی بن رہی ہے۔

جناب سپیکر: محترم! جڑانوالہ بہت بڑی تحصیل ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): چنیوٹی صاحب! آپ میٹرو کا مطالبہ کر دیں وہ بن جائے گی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! نہیں، ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تحصیل جڑانوالہ میں یونیورسٹی بن رہی ہے تو ضلع چنیوٹ میں کیوں نہیں بن سکتی؟ ضلع کا حق پہلے بنتا ہے لہٰذا پہلے ضلع چنیوٹ میں یونیورسٹی بنائی جائے اور پھر تحصیل جڑانوالہ میں بنائی جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے چنیوٹی صاحب سے یہ کہوں گا کہ وہ میٹرو کا مطالبہ کر دیں کیونکہ وہ بن جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ This is irrelevant. اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے کوئی time limit تو لے دیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں کہ ہم اس کو examine کرواتے ہیں اور اگر ممکن ہوا تو پھر چنیوٹ میں بھی یونیورسٹی بنائی جائے گی۔ If it is possible.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 6898 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جی سی وومن یونیورسٹی سیالکوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6898: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جی سی وومن یونیورسٹی سیالکوٹ کب قائم ہوئی؟

(ب) یونیورسٹی کے قیام کے لئے کیا کیا ریکوائرمنٹ ہوتی ہیں، کیا اس یونیورسٹی میں وہ تمام ریکوائرمنٹ پوری ہیں؟

(ج) یونیورسٹی کا کل رقبہ کتنا ہے اور کتنے رقبہ پر بلڈنگ قائم ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(د) اس یونیورسٹی کا مالی سال 15-2014 اور 16-2015 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ہ) ان دو سالوں کے دوران کتنا بجٹ یونیورسٹی کو درکار تھا؟

(و) یونیورسٹی میں سٹاف کی کتنی منظور شدہ پوسٹیں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی ہیں، ان میں کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیلات دی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) پنجاب اسمبلی نے 12-12-27 کو گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی کا قانون پاس کیا اور گورنر پنجاب نے 2013-01-03 کو اس کی منظوری دی۔

(ب) ہائرایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کے مطابق مندرجہ ذیل ریکوائرمنٹ ہیں قانونی رجسٹریشن کا ہونا، جگہ کی موجودگی کا ہونا، تنظیم اور گورننس، انتظامی اور تدریسی عملہ، طلباء کی باڈی اور ان کی طلباء کے لئے خدمات، تعلیم کے پروگرام اور تعلیمی کورس، تعلیم و تربیت، امتحانات اور ان کی تشخیص، یقینی معیار تعلیم اور اس سلسلے میں طلباء کی نگرانی، بجٹ اور مالیات۔

(ج) یونیورسٹی کا کل رقبہ 14 ایکڑ (112 کنال) ہے اور جس میں 2 ایکڑ 7 کنال 13 مرلہ رقبہ پر عمارت تعمیر کی گئی ہے۔

(د) مالی سال 15-2014 میں انکم 137.379 ملین تھی جبکہ خرچے کا تخمینہ 201.468 ملین تھا لیکن فنڈز کم ہونے اور پنجاب گورنمنٹ سے گرانٹ ان ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے ٹیچنگ / انتظامی سٹاف بھرتی نہیں کیا گیا اور CTIs اور وزیٹنگ سٹاف سے کام چلایا گیا، مزید یہ کہ ضرورت کا ترقیاتی کام بھی نہیں کروایا جاسکا۔

مالی سال 16-2015 میں پنجاب گورنمنٹ / یونیورسٹی 221.158 ملین خرچہ 375.86 ملین ٹوٹل: 154.702 ملین (خسارہ)

(ہ) مالی سال 15-2014 کے لئے 64.089 ملین روپے اور مالی سال 16-2015 کے لئے 154.702 ملین روپے کا بجٹ گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی کا درکار تھا۔

(و) گورنمنٹ ٹیچنگ سٹاف: منظور شدہ اسامیاں 106، ورکنگ 56، باقی خالی اسامیاں 50

گورنمنٹ نان ٹیچنگ سٹاف: منظور شدہ اسامیاں 69، ورکنگ 38، باقی خالی اسامیاں 31

یونیورسٹی ٹیچنگ سٹاف: منظور شدہ اسامیاں 275، ورکنگ 69، باقی خالی اسامیاں 206

یونیورسٹی نان ٹیچنگ سٹاف: منظور شدہ اسامیاں 220، ورکنگ 126، باقی خالی اسامیاں 94

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ فنڈز کم ہونے اور پنجاب گورنمنٹ سے گرانٹ ان ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے ٹیچنگ اور انتظامی سٹاف بھرتی نہیں کیا گیا۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ بتا سکتی ہیں کہ کب تک یہ فنڈز مہیا کئے جائیں گے؟ عمارت تیار ہے لیکن اس میں اساتذہ اور نہ ہی دوسرا اسٹاف بھرتی کیا گیا ہے۔ اساتذہ اور دوسرا انتظامی سٹاف بھرتی کرنے کے لئے time limit دے دیں کہ کب تک یہ بھرتیاں کر لی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے میں یہ بتانا چاہوں گی کہ اس یونیورسٹی کو HEC سے اپریل 2015 میں recognition ملی تھی تو اب اس کو HEC ہی بجٹ allocate کر سکتا ہے۔ حکومت پنجاب نے اس یونیورسٹی کو Grant-in-Aid and seed money کے طور پر 100 millions روپے دینے کی سمری بھجوائی تھی جو کہ منظور ہو چکی ہے اور اب محکمہ خزانہ کو بھجوائی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس یونیورسٹی کو یہ رقم مل جائے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ اس یونیورسٹی میں ابھی حال ہی میں اٹھارہ پی ایچ ڈی اور چھپن ایم فل اساتذہ کی فیکلٹی شامل کی گئی ہے جس کی وجہ سے فیکلٹی میں کمی کا مسئلہ کافی حد تک دُور ہو گیا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (و) کا جواب دیا گیا ہے کہ ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیاں 275 ہیں اُن میں سے 69 ٹیچرز کام کر رہے ہیں اور 206 اسامیاں خالی ہیں۔ اسی طرح نان ٹیچنگ سٹاف کی آدھی اسامیاں خالی ہیں تو یہ یونیورسٹی کس طرح سے چل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! آپ معزز ممبر کا سوال سُنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے ضمنی سوال کا جواب دیتی ہوں۔ ہمارے معزز ایوان کے لئے ایک sad news ہے کہ ہماری colleague محترمہ کنول نعمان کو brain hemorrhage ہوا تھا جس کے باعث اُن کی death ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!مجھے اس sad news کے بارے میں میری معزز ممبر بتارہی تھیں تو میں اُن کی بات سُن رہی تھی۔

جناب سپیکر!جیساکہ میں نے پہلے بھی بتایا کہ 2015 میں اس یونیورسٹی کو HEC سے recognition ملی تھی۔ پچھلے مالی سال میں HEC نے اس کا budget allocate نہیں کیا لیکن اگلے مالی سال میں 350 millions کا بجٹ اس یونیورسٹی کو مل رہا ہے جس میں ہم امید کر رہے ہیں کہ اس یونیورسٹی میں سٹاف کی کمی پوری ہو جائے گی۔انہوں نے visiting faculty کے ذریعے temporarily arrangements کئے ہوئے ہیں جس کے تحت اس کمی کو پورا کیا جارہا ہے لیکن next academic year میں regular appointments ضرور کر دی جائیں گی۔

محترمہ نبیرہ عندلیب:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی بھرتیاں VC کی اتھارٹی ہے یا کسی provincial board کے ذریعے یہ بھرتیاں کی جاتی ہیں؟

جناب سپیکر:جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(محترمہ موش سلطانہ):جناب سپیکر!یونیورسٹی کے سٹاف کی appointment کا ایک regular process ہوتا ہے جس کے لئے اخبار میں اشتہار آتا ہے اُس کے بعد VC and Syndicate بھرتیاں کرتا ہے۔

جناب سپیکر:جی،اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!سوال نمبر 6981 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کالجز کی لائبریریز میں لائبریرین کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6981:میاں طارق محمود:کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1997 سے آج تک صوبہ بھر کے کالجز کی لائبریریز میں لائبریرین کی خالی اسامیوں پر بھرتی نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت لائبریرین کی سینکڑوں اسامیاں خالی ہیں اور لائبریری سے طالب علم استفادہ کرنے سے قاصر ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) 1997 میں لائبریرین کی بھرتی کے لئے گریجویشن بمعہ ڈپلومہ کمپیوٹر سائنسز کی تعلیمی قابلیت درکار تھی 1997 کے بعد یونیورسٹیوں نے ڈپلومہ کمپیوٹر سائنسز کروانا ختم کر دیا تھا چونکہ موجودہ قابلیت کے افراد میسر نہیں تھے اس لئے لائبریرین نے اپنی اپ گریڈیشن کا مطالبہ شروع کر دیا۔ لائبریرین کی پہلے تقرری (بی ایس۔16) میں ہوتی تھی اب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ان کو اپ گریڈ کر دیا ہے۔ بحوالہ لیٹر نمبر SO(CE-VI)9-6/2011 بتاریخ 13۔09۔30 اب ان کی تقرری گریڈ (بی ایس۔17) میں بطور لائبریرین ہو گی۔ اب ان کے نئے سروس رول 2014 بحوالہ لیٹرز SO(CE-VI)9-6/2011 بتاریخ 15۔05۔11 میں منظور ہو گئے ہیں۔ بحوالہ لیٹر نمبر SO(CE-VI)9-6/2011 بتاریخ 13۔09۔30 مکمل 415 اسامیاں منظور ہیں جن میں سے 215 (زنانہ) اور 200 (مردانہ) ہیں ان میں سے 118 (مردانہ) لائبریرین اور 103 زنانہ لائبریرین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں اس وقت خالی اسامیوں کی تعداد 82 (مردانہ) اور 112 (زنانہ) ہیں۔

(ب) کیونکہ ان کے سروس رولز 2014 گیارہ مئی 2015 کو منظور ہوئے ہیں حکومت جلد ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے لائبریرین کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ 2013-09-30 کو پنجاب کے کالجز کے لئے لائبریرین کی مکمل 415 اسامیاں منظور ہیں جن میں سے 215 زنانہ اور 200 مردانہ اسامیاں ہیں ان میں سے 118 مردانہ لائبریرین اور 103 زنانہ لائبریرین ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت خالی اسامیوں کی تعداد 82 مردانہ اور 112 زنانہ ہے۔ میں نے یہ سوال اگست 2015 کو بھیجا تھا لیکن اب تک لائبریرین کی خالی اسامیوں کو پُر نہیں کیا گیا تو کب تک یہ خالی اسامیاں پُر کی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! لائبریرینز کا بڑے عرصہ سے یہ مطالبہ تھا کہ اُن کا structure تشکیل دیا جائے تو محکمہ نے اب اُن کے لئے four tier

structure بنا دیا ہے اور لائبریرینز کو اُسی structure کے مطابق وہاں پر positions دے دی گئی ہیں چونکہ 11۔ مئی 2015 کو یہ service rules منظور ہوئے تھے اور اُس وقت تک پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہماری previous requisition جا چکی تھی۔ ابھی ہم دوبارہ دیگر خالی اسامیوں اور لائبریرین کی اسامیوں کی requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج رہے ہیں جس میں خالی اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ یہ خالی اسامیاں کب تک پُر کی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اگلے ایک یا دو ماہ میں یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی جائیں گی اور اُس کے بعد پنجاب پبلک سروس کمیشن کا ایک process ہے اُس پر تو ٹائم لگے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کوئی time frame بتا دیں کہ کب تک یہ اسامیاں پُر ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ اگلے ایک یا دو ماہ میں یہ اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی جائیں گی اور اُس کے بعد پنجاب پبلک سروس کمیشن کا ایک process ہے تو اُس پر ٹائم لگے گا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی clarity چاہتا ہوں۔ میڈم خود اپنے جواب کے اس حوالے سے negation کر رہی ہیں کہ ہم نے مختلف جگہوں پر بھرتیاں کرنی تھیں لیکن رولز کے مطابق ان کی جو required qualification تھی اس کے مطابق ہمیں faculties نہیں ملی۔ اب یہ recognition کی بات کر رہی ہیں تو recognition میں that would be totally futile practice اگر آپ کے پاس faculties ہی نہیں ہیں تو آپ رولز کو تبدیل کریں میری یہ درخواست ہے۔ میڈم کہہ رہی ہیں کہ ہم نے اشتہار دیا تھا اور پنجاب پبلک سروس کمیشن کو recognition دی تھی اور وہاں ہمیں کوئی candidate نہیں ملا۔

جناب سپیکر: تمام ممبران کی اطلاع کے لئے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ کنول نعمان صاحبہ کے متعلق جو خبر پہلے آئی تھی وہ غلط ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ ventilator پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس پر کتنے سوال ہوں گے۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔ نہیں سندھو صاحب! نہیں۔ ایسے نہ کریں۔ اب اجازت نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ۔ I am grateful

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میڈم totally irrelevant جواب دے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بتا رہی ہیں۔ ان کے جواب کو تو سنیں۔ نہیں آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ She is very much relevant. I tell you آپ کی بڑی مہربانی۔ محترمہ! ان کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی تھی کہ جو qualify نہیں کر سکے تھے وہ کالجوں کے حوالے سے تھا HEC سے یونیورسٹی کی recognition ضروری ہوتی ہے۔ HEC کی جو requirements ہوتی ہیں وہ پوری کی جاتی ہیں تو یونیورسٹی کو recognition ملتی ہے یا affiliation ملتی ہے۔ میں نے اس سے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جب چنیوٹ میں یونیورسٹی بنانے کی بات ہوئی تھی کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن کمیشن یہ چاہتے ہیں کہ ہم صرف structure کھڑا نہ کریں بلکہ اس میں تعلیم بھی دیں۔ جس کے لئے ظاہر ہے کہ quality research بہت اہم ہے اور اسی کے لئے یہ ساری effort کی جا رہی ہے کہ ہم qualified لوگ سامنے لائیں تاکہ ہم تعلیم میں بہتری لا سکیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال پیر خضر حیات شاہ کھگہ کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 7172 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے پیر خضر حیات شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر کے کالجز میں لیکچرار اسسٹنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7172: پیر خضر حیات شاہ کھگہ: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام کالجز میں سائنس سٹوڈنٹس کو facilitate کرنے کے لئے گورنمنٹ نے لیبارٹریز میں تقریباً 2432 لیکچرار اسسٹنٹ بی ایس۔7 میں تعینات کئے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کو بی ایس۔14 اور 16 میں promote کرنے کے لئے متعدد بار کیس put up ہوا لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ نے عرصہ 19 سال سے پروموشن نہ ہونے دی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ، چیف منسٹر کی منظوری اور ہائی کورٹ کے آرڈرز کے باوجود ان مظلوم ملازمین کی پروموشن نہیں کر رہا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان غریب ملازمین کی پروموشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز جن لوگوں نے ان کی پروموشنز میں بے جا رکاوٹیں کھڑی کیں ان کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یہ درست ہے کہ تمام گورنمنٹ کالجز میں سائنس سٹوڈنٹس کو facilitate کرنے کے لئے گورنمنٹ نے لیبارٹریز میں تقریباً 2432 لیکچرار اسسٹنٹ بی ایس۔7 میں تعینات کئے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تعلیم نے لیکچرار اسسٹنٹ کی پروموشن کے لئے سمری وزیراعلیٰ کو ارسال کی جس کی منظوری نہیں دی گئی تاہم محکمہ تعلیم نے کیڈر کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے از سر نو سمری ارسال کی ہے جس پر محکمہ خزانہ نے لیکچرار اسسٹنٹ کی متعلقہ ذمہ داریوں کی وضاحت طلب کی ہے۔

(ج) درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے لیکچرار زاسسٹنٹ کی پروموشن کی منظوری نہیں دی ہے سمری کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم فیصلہ کی نظر ثانی کے لئے سمری دوبارہ ارسال کی گئی ہے جس پر محکمہ خزانہ نے لیکچرار اسسٹنٹ کی متعلقہ ذمہ داریوں کی وضاحت طلب کی ہے۔

(د) حقائق اوپر بیان کئے جا چکے ہیں۔ محکمہ تعلیم نے ان غریب ملازمین کی پروموشن کے لئے سمری دوبارہ ارسال کی ہے تاہم حتمی منظوری تاحال نہ ہو سکی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ بی ایس 14 اور 16 میں promote کرنے کے لئے کیا تحرک کیا گیا ہے؟ ان کی پروموشن کے لئے ہائی کورٹ کا بھی آرڈر ہے اور وزیراعلیٰ صاحب نے بھی کیا ہے لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ یہ عملدرآمد کب تک ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے صرف یہ بتانا چاہوں گی کہ لیکچرار اسسٹنٹ بی ایس۔7 کی post کا مطالبہ ہے۔ ان کا four tier structure بھی تشکیل دیا جا چکا ہے۔ محکمہ بھی چاہتا ہے کہ اس کو جلد از جلد مکمل کر دیا جائے اور اس کی آخری سمری 20۔ جنوری 2016 کو فنانس میں بھیجی گئی تھی لیکن اس پر کچھ observation لگ کر واپس آ گئی تھی۔ اب ہم within a week اس سمری پر reply back کریں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جلد ہی ان کا مطالبہ solve ہو جائے۔ اس پر محکمہ پوری طرح سے focused ہے اور ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم اس process کو جلد از جلد مکمل کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میری رائے ہے کہ اسی سوال سے ملتا جلتا ایک سوال لائبریریز کے متعلق تھا۔ ان کے لئے بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے پچھلے اجلاس میں جو شاید چار مہینے پہلے ہوا تھا اس میں وعدہ کیا گیا تھا تو اس پر آج تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ اس کی بھی کوئی ایسی specific date اور time دے دیں تاکہ جن لوگوں کے انیس انیس سال سے promotion case رُکے ہوئے ہیں ان کو کب تک relief مل جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! انہوں نے جو لائبریریز کی بات کی ہے تو 11۔ مئی 2015 کو ان کے سروس رولز approve ہو گئے تھے۔ میں نے ابھی پچھلے سوال کے جواب میں بھی یہی تفصیل مہیا کی تھی جس کی وجہ سے نئی خالی اسامیوں کی requisition نہیں جا سکی تھی۔ اس سے پہلے لائبریریز کا جو four tier structure تھا وہ مکمل ہو کر apply ہو گیا ہے اور ان کی پروموشن کے لئے اگلے ہفتے میں میٹنگ ہے جس میں ان کی پروموشن بھی decide ہو جائے گی۔ اس حوالے سے ابھی جو سوال کیا گیا ہے اس پر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ان کا بالکل حق ہے اور

انہیں ان کی پروموشنز ملنی چاہئیں۔ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور محکمہ پوری طرح سے focused ہے۔ہماری کوشش ہے کہ ہم اس کو as soon as possible مکمل کردیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6982 رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ I am sorry آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6982 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری کالجز میں لائبریری سائنس کے لیکچرارز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*6982: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے گورنمنٹ کالجز میں لائبریری سائنس کی خالی اسامیوں پر اسسٹنٹ پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی تقرری کے لئے لائبریری سائنس میں ٹیچنگ کا تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے امیدواروں کو منتخب نہیں کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام گورنمنٹ کالجز میں لیکچرار لائبریری سائنس کی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت سرکاری کالجز میں ان خالی اسامیوں پر فوری تقرری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) درست ہے ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی تقرری کے لئے گیارہ سال مع ایم فل کا تدریسی تجربہ متعلقہ مضمون میں ہونا ضروری ہے درست ہے اسسٹنٹ پروفیسرز کی تقرری کے لئے پانچ سال مع ایم فل / سات سال مع ماسٹر ڈگری کا تدریسی تجربہ متعلقہ مضمون میں ہونا ضروری ہے پنجاب سروس کمیشن کی advertisement کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے تمام گورنمنٹ کالجز میں لیکچرار لائبریرین سائنس کی اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں۔

(ج) حکومت جلد ہی باقی ماندہ خالی اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(الف و ب) کے جواب میں جو لکھا گیا ہے اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر کا تجربہ تدریسی تجربہ کے طور پر تو شامل کیا جاتا ہے لیکن ایک لائبریرین کے تجربہ کو ڈاکٹر کے تجربہ کی طرح تدریسی تجربہ کیوں نہیں تسلیم کیا جاتا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! لائبریرین اور لائبریری سائنسز دو الگ الگ مضامین ہیں۔ لائبریری سائنسز پڑھانے کے لئے جس کے لئے ابھی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں اور لائبریرین کے لئے الگ سے پوری category موجود ہے جو پچھلے سوال میں discuss ہوئی ہے۔ لائبریرین کا کام لائبریری کو look after کرنا ہے اور اس کا totally الگ سسٹم ہے اور لائبریری سائنسز teaching یا تدریس سے منسلک ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! لائبریری سائنس کے مضمون کے لیکچرار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟ تعداد بھی بتائی جائے اور کب تک ان خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ابھی تک ہمارے پاس جتنی اسامیاں موجود تھیں، وہ بھرتیاں مکمل کر لی گئی ہیں جن میں سے خواتین کی 9 اور مردوں کی 60 اسامیاں ہیں۔ اب جن جن کالجوں میں نئی اسامیاں create ہوں گی ان میں پھر دوبارہ بھرتی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام گورنمنٹ کالجز میں لیکچرار لائبریری سائنس کی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟ جواب یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ تمام گورنمنٹ کالجز میں لیکچرار لائبریری سائنس کی تمام اسامیاں پُر کر دی گئی ہیں اور جز(ج) میں یہ کہتے ہیں کہ باقی ماندہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کر دی جائیں گی تو پھر کون سا جز(ج) والا یا جز(ب) والا درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں پہلے میں یہ بتانا چاہوں گی جب ہمارا۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے اس بارے میں، میں خاموشی اختیار کرتا ہوں اب آپ بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہوں گی کہ جب ہماری پبلک سروس کمیشن کو requisition گئی تھی تو اس وقت جتنی موجود اسامیاں تھیں ان پر بھرتی مکمل ہو گئی ہے۔ اس requisition کے جانے کے بعد جس کالج میں نئی اسامیاں create ہوئی ہیں وہ ابھی خالی ہیں اس لئے next جو پبلک سروس کمیشن میں requisition جائے گی تو اس کے ذریعے اُن اسامیوں کو fill کیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ on the floor of the House دوسرے الفاظ میں یہ کہہ رہی ہیں کہ جب یہ اسامیاں پُر ہوئی ہیں اُس کے بعد کہیں کسی کالج میں نئی اسامیاں create ہونے کے علاوہ کوئی خالی نہیں تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! I said. کہ جو پرانی اسامیاں تھیں وہ۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ اس کا fresh question دے دیں۔ میں ٹھیک کروادوں گا تو پھر میں جواب لے دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کو بتا دیتی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جتنی بھی پرانی اسامیاں تھیں ان کو پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے fill کر دیا گیا ہے جن میں 9 خواتین اور 60 مرد ہیں اور اس کے بعد جو نئی create posts کی گئی ہیں یا ابھی create ہوں گی وہ خالی ہیں لہٰذا اس کی جو next requisition ہوگی اس میں ان کو شامل کیا جائے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ایک سوال اب اِدھر سے ہو لینے دیں اس کے بعد سردار صاحب آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ اور سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بھی تشریف فرما ہیں۔ میں بھی ایک یونیورسٹی کا visiting faculty member ہوں۔ میں اس ایوان سے جو بات share کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ انہوں نے بتایا کہ ماشاء اللہ بہت سے ٹیچر رکھے ہیں اور بہت سی fill vacancies کی ہیں اور بہت سی ابھی رہتی بھی ہیں لیکن میں نے عرض یہ کرنا ہے کہ overall that standard of education is very much poor. یقین کریں کہ اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن... standard of education

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے وہ تو بتائیں؟ اگر آپ نے suggestions دینی ہیں تو وہ آپ گورنمنٹ کو اور اپنی پارٹی کو دیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کرنی تھی کہ یہ حکمران بیٹھے ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے جو کرنا ہے وہ کرنا ہے ہم نے تو صرف مہر ہی لگانی ہے۔ میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ خدارا standard of education کو improve کریں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ ضمنی سوال تو نہ ہوا یہ تو پوائنٹ آف آرڈر ہوا۔ جی، سردار صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں نے تھوڑی سی ذاتی بات کرنی ہے کیونکہ یہاں پر معزز سیکرٹری موجود ہیں اور میری بہن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بھی موجود ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: سرادر صاحب! کیا آپ ضمنی سوال کریں گے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو وہ میں بعد میں سنوں گا۔ بالکل میں آپ کی بات بعد میں سنوں گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا ختم ہو گیا ہے ابھی تو سوال ختم نہیں ہوئے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میں سمجھا تھا کہ آپ نے ضمنی سوال کرنا ہے۔ اگلا سوال میاں محمود الرشید کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7252 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گورنمنٹ کالج آف کامرس علامہ اقبال ٹاؤن کی جگہ پر ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*7252: **میاں محمود الرشید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج آف کامرس ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی گراؤنڈ پر ایجوکیشن کمپلیکس تعمیر کیا جا رہا ہے یہ کمپلیکس کتنے منزلہ ہے اور کیا اس کی تعمیر کے بعد یہاں طلباء کے لئے غیر نصابی سرگرمیوں بشمول سپورٹس کا معقول بندوبست ہو سکے گا؟

(ب) کیا اس کثیر المنزلہ کمپلیکس کی تعمیر کے لئے علاقہ کے مکینوں کے تحفظات کو مدنظر رکھا گیا ہے اور کیا اس کی تعمیر کے لئے متعلقہ اداروں سے این او سی لیا گیا ہے ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ کالج آف کامرس ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن 64 کنال قطعہ اراضی پر قائم کیا گیا ہے اور اس میں تقریباً 39 کنال زمین خالی موجود ہے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک منصوبہ ہائر ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر کے لئے شامل کیا گیا ہے جس کی مالیت کا تخمینہ 800 ملین روپے ہے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے پاس سرکاری معاملات کی دیکھ بھال کے لئے موجودہ دفتر کی سہولت ناکافی ہے اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے 2014 میں پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کا قیام عمل میں لایا ہے جس کے پاس دفتر کی سہولت موجود نہیں اور عارضی طور پر ارفع کریم ٹاور میں قائم کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ 2012 سے 118 کامرس کالجز محکمہ اعلیٰ تعلیم کے حوالے کئے گئے ہیں جن کے انتظامی معاملات دیکھنے کے لئے کامرس ڈائریکٹوریٹ کے دفتر کی سہولت بھی موجود نہ ہے۔

یہ کمپلیکس پانچ منزلہ عمارت پر مشتمل ہے جس میں محکمہ اعلیٰ تعلیم، ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن (کالجز) پنجاب کامرس، ڈائریکٹوریٹ، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز) لاہور، اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے دفاتر منتقل اور قائم کئے جائیں گے اس کے علاوہ محکمہ اعلیٰ تعلیم کے پاس سرکاری سیمینار اور مشترکہ اجلاس کے لئے کوئی موزوں عمارت نہیں ہے جو اس کمپلیکس میں مہیا کی جائے گی۔

جیسا کہ مذکورہ بالا پیراگراف میں وضاحت کی گئی ہے کہ یہ کالج 64 کنال اراضی پر قائم کیا گیا ہے جس پر تقریباً 8 کنال پر کالج کی عمارت تعمیر کی گئی ہے اور 17 کنال اراضی ہائر ایجوکیشن کمپلیکس کی تعمیر کے لئے استعمال کی جائے گی بقیہ تقریباً 39 کنال اراضی طلباء کی غیر نصابی سرگرمیوں اور دیگر تعلیمی ضروریات کے لئے موجود رہے گی۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اس کمپلیکس کی تعمیر سے ایک چھت کے نیچے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے تمام دفاتر قائم ہو سکیں گے پنجاب بھر سے آنے والے اساتذہ کرام کو لاہور کے مختلف مقامات پر قائم دفاتر میں اپنی سرکاری ضروریات کے حل کے لئے نہیں جانا پڑے گا کیونکہ اس وقت مذکورہ بالا تمام دفاتر علیحٰدہ علیحٰدہ عمارتوں میں کام کر رہے ہیں اور اساتذہ کرام کو مختلف جگہوں پر سرکاری معاملات کے لئے جانا پڑتا ہے۔

(ب) اس کمپلیکس کی تعمیر کے نقشہ جات Punjab Architect Department نے تیار کئے ہیں اور اس کا تخمینہ لاگت Punjab Buildings Department تیار کر رہا ہے Punjab Architect Department ایک سرکاری ادارہ ہے اور پنجاب بھر کی سرکاری عمارات کے نقشہ جات کی تیاری اسی دفتر کی ذمہ داری ہے جو قواعد وضوابط مدنظر رکھ کر بنائے جاتے ہیں چونکہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ہاؤسنگ کے قواعد و ضوابط کے ذریعے کنٹرول کیا جارہا ہے اس لئے Punjab Architect Department نے ان قواعد وضوابط کو مدنظر رکھ کر ان نقشہ جات کو مکمل کیا ہے۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس قطعہ اراضی کے سامنے تقریباً 60 فٹ کی سڑک اور گلشن اقبال پارک کی دیوار ہے اور کوئی رہائش موجود نہ ہے تاہم اس اراضی کے دائیں اور بائیں طرف موجودہ رہائشی علاقوں کے لئے علیحٰدہ سڑکیں موجود ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ اس کالج سے ملحقہ 39 کنال زمین خالی پڑی ہے۔ مجھے یہ جواب دینا پسند فرمائیں گی کہ وہ جگہ خالی پڑی ہے یا وہاں پر فٹبال، ہاکی اور کرکٹ کی گراؤنڈز ہیں جہاں پر students کھیلتے ہیں کیونکہ انہوں نے یہاں پر خالی لکھا ہوا ہے جبکہ وہاں موقع پر تو گراؤنڈز ہیں تو یہ مجھے اس بات کا جواب دے دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو 39 کنال خالی جگہ موجود ہے اس کے کچھ ایریاز میں گراؤنڈز بھی موجود ہیں کالج کے 8 کنال رقبہ پر عمارت تعمیر ہے اور جو 39 کنال خالی جگہ ہے وہاں پر غیر تعلیمی سرگرمیاں ہوتی ہیں ان کے لئے یہ جگہ کالج میں خالی رکھی گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز (الف) کے حوالے سے ہے کہ انہوں نے یہاں پر یہ جواب دیا ہے کہ حکومت پنجاب کے چار محکمے ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن (کالجز) پنجاب کامرس، ڈائریکٹوریٹ، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (کالجز) لاہور اور پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن ہیں جن کے دفاتر یہاں پر بنیں گے اس کے علاوہ اعلیٰ تعلیم کے پاس سرکاری سیمینار اور مشترکہ اجلاس کے لئے کوئی موزوں عمارت نہیں ہے جو اس کمپلیکس میں مہیا کی جائے گی۔

یہ کالج ایک رہائشی علاقے کے اندر ہے اور کالج کی گراؤنڈز پر قبضہ کر کے یہ محترمہ کہہ رہی ہیں کہ وہ خالی پڑی ہیں، یہ اسی طرح کی کوئی multi story building کے لئے گورنمنٹ پائلٹ سکول وحدت کالونی وہاں پر یہی کمپلیکس پچھلے سال لے کر گئے اور وہاں پر ہزاروں old students باہر سڑکوں پر نکل آئے تو انہوں نے اس ground کو چھوڑ دیا اور اب اس ground پر یہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر یہ کمپلیکس بنے گا۔ پورے پنجاب سے ہزاروں گاڑیاں اور ہزاروں لوگ روزانہ اس رہائشی علاقے میں آئیں گے تو یہ کسی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک نہیں ہے، مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ بتا دیں کہ آیا اس طرح کی کوئی تجویز ایسی ہے کہ اس کے لئے کوئی ایسی جگہ جو کہ اس طرح کی عمارات کے لئے مختص ہو وہاں پر یہ کمپلیکس تعمیر کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس پر یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ ٹوٹل رقبہ 64 کنال ہے جس کے 8 کنال پر کالج کی عمارت تعمیر ہے اور 17 کنال رقبہ ایجوکیشن کمپلیکس کے لئے استعمال کیا جائے گا اور باقی 39 کنال اراضی طلباء کی غیر نصابی سرگرمیوں اور دیگر تعلیمی ضروریات کے لئے مختص کی گئی ہے۔ میں ان کے سوال کے دوسرے پارٹ کے بارے میں یہ بتانا چاہوں گی کہ ظاہر ہے کہ ہمیں within the city یہ بنانا ہے جو رقبہ شہر کے اندر موجود ہو تو اس کے لئے یہ جگہ دستیاب ہے جہاں پر ایجوکیشنل کمپلیکس بنایا جاسکتا ہے اور جو ایجوکیشنل کمپلیکس بنایا جارہا ہے وہ بھی لوگوں کی بھلائی کے لئے بنایا جارہا ہے ابھی DPR کا آفس اور ہائرایجوکیشن سیکرٹریٹ ہے وہ سب الگ الگ جگہوں پر قائم ہیں وہاں پر in one premises یہ سب چیزیں موجود ہوں گی اور یہ بھی لوگوں کے لئے سہولت ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا اگر یہاں سیکرٹری ہائرایجوکیشن بھی موجود ہیں اور کاش! یہاں پر منسٹر صاحب بھی موجود ہوتے۔ دیکھیں! جس جگہ پر یہ کالج واقع ہے اس کے سامنے گلشن اقبال ہے۔ گلشن اقبال میں پورے پنجاب سے طلباء کے علاوہ general visitors ہزاروں کی تعداد میں روزانہ وہاں visit کرتے ہیں اور علاقہ مکین پہلے ہی اتنے پریشان ہیں کہ یہ پارک تو اس علاقے کے لوگوں کے لئے تھا لیکن وہ ایک تفریح کا ذریعہ بن گیا کیونکہ وہاں جھولے لگے ہوئے ہیں اور اس طرح کی دوسری چیزیں ہیں تو پورے پنجاب سے بسیں اور ویگنیں وہاں پر پہنچ جاتی ہیں۔ ایل ڈی اے نے وہاں کوئی پارکنگ نہیں دی ہوئی اور ہر week end پر خاص طور پر چھٹیوں میں اور تہواروں پر 14۔ اگست ہو یا کوئی بھی چھٹیاں ہوں وہاں پر پوری سڑکیں block ہوتی ہیں تو جناب آپ اس کے بالکل سامنے ایک کالج میں اس کی grounds کو کاٹ کر اگر آپ multi story پانچ منزلہ بلڈنگ بنادیں گے تو جس میں یہ خود اعتراف کر رہی ہیں کہ چار محکموں کے دفاتر ہوں گے ہزاروں لوگ پورے پنجاب سے روزانہ سائلین اپنے ٹیچر، سٹاف اور باقی مسائل کے لئے وہاں آئیں گے تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔ اس کے ایک طرف 30 فٹ کی سڑک ہے اور رہائشی علاقہ ہے اور ایک طرف گلشن اقبال ہے جہاں پر already سارا دن لوگ سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں تو براہ مہربانی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ تجویز حکومت کو دیں کہ آپ دوسری سکیموں کے اندر اس طرح کی بلڈنگز کے لئے کے جو پلاٹ مختص ہوتے ہیں، آپ اس کو کسی دوسری جگہ پر لے جائیں thick populated area کے اندر کسی کالج میں جاکر آپ کہیں کہ

grounds ختم کر دیں وہاں ایک multi story building بنادیں تو پھر اس پر احتجاج شروع ہو جائے گا اور یہ کام نہیں چل پائے گا۔ وہاں کے مقیم کسی صورت یہ نہیں کہیں گے، ہزاروں لوگ وہاں بیٹھ جائیں گے اور یہ بلڈنگ نہیں بننے دیں گے اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ جو سکولوں کے پلاٹ auction کر رہے ہیں۔ ایجوکیشن کے پلاٹ commercial bases پر لاہور گرائمر، بیکن ہاؤس اور باقی اداروں کو دے رہے ہیں آپ یہاں سے چلے جائیں اور ان مقاصد کے لئے کوئی بھی peace of land آپ ایل ڈی اے سے لے سکتی ہیں اور وہاں پر جا کر آپ اس کو تعمیر کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جیسے محترم قائد حزب اختلاف صاحب نے بولا ہے کہ کالج کے grounds کو تباہ کر کے یہ سکیم بنائی جا رہی ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ کالج کے grounds کے لئے 39 کنال کی land موجود ہے جہاں پر کالج کی extra curricular and sports activities ہوتی رہیں گی۔ یہ ایجوکیشنل کمپلیکس بھی لوگوں کی بہتری کے لئے وہاں بنایا جا رہا ہے تاکہ ایک جگہ پر اُن کو تمام سہولیات دی جا سکیں، وہ بار بار اور الگ الگ دفاتر میں جانے کی بجائے ایک ہی دفتر میں جائیں اور وہاں ان کے تمام کام ہو سکیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! اب کدھر چلے گئے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے لیکن میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی طرف پوری طرح سے توجہ کر رہا ہوں۔ آپ اپنا فرمان جاری کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے لیکن سیکرٹری صاحب یعنی نوکر شاہی بھی موجود ہے اور میری بہن پارلیمانی سیکرٹری بھی موجود ہیں۔ میری اتنی گزارش تھی کہ لیہ میں ایک سال سے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے محکمہ اپنے طور پر اس کو examine کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے ان کی تجویز note کر لی ہے۔ اگر ان کے پاس alternative جگہ کی کوئی تجویز ہے تو وہ بالکل ہمارے ساتھ share کر لیں اور ہم اس کو محکمے کے ساتھ discuss بھی کر لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اچھی بات ہے۔ شہاب الدین صاحب! لیّہ کے حوالے سے بات کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ میرا ضمنی سوال نہیں ہے لیکن سیکرٹری صاحب اور میری بہن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بھی موجود ہیں تو میری ان سے مؤدبانہ request ہے کہ ہمارے کوٹ سلطان لیّہ کے ایک کالج کو ایک سال سے بس خرید کر دی ہوئی ہے لیکن اس کو functional نہیں کیا جا رہا جس کے حوالے سے protest ہو رہے ہیں اور خبریں آ رہی ہیں۔ خدارا کوٹ سلطان کالج کی بچیوں کی بس کو functional تو کر دیں کیونکہ ایک ڈرائیور بھرتی ہونا ہے۔ کیا یہ good governance کی بات ہے؟ میں on the floor of the House یہ بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر یہ کر دیں تو پھر آپ کہیں گے یہ good governance ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں good governance کے الفاظ واپس لیتا ہوں لیکن خدارا وہ بس functional کروا دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، میں اُن سے جواب لیتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! وہ بس کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ موش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان سے request کروں گی کہ پلیز ہمارے ساتھ میٹنگ کر لیں تو ان کے جو بھی مسائل ہیں وہ ہم سیکرٹری صاحب کے ساتھ discuss کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کا یہ مسئلہ آپ حل کروائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایسے نہ کیا کریں۔ Question hour is over now۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ننکانہ صاحب: گرلز ڈگری کالج میں لیکچرار کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*3091: **ملک ذوالقرنین ڈوگر**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گرلز ڈگری کالج ننکانہ صاحب میں لیکچرار کی کتنی اسامیاں منظور ہیں اور اس وقت کتنی خالی ہیں؟

(ب) مذکورہ کالج کی پرنسپل شہزادی بتول کی ٹرانسفر کی وجوہات، عرصہ تعیناتی اور اب تک نئی پرنسپل کی عدم تقرری اور اس کی وجوہات بیان فرمائیں، Acting Principal کا چارج کس کے پاس ہے اور اس کے لئے کیا معیار مقرر ہے؟

(ج) کیا محکمہ ہائر ایجوکیشن مذکورہ کالج میں جلد کسی مستقل پرنسپل کے تقرر کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب میں لیکچرار کی کل منظور شدہ اسامیاں 22 ہیں جس میں سے 15 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) مذکورہ کالج کی سابقہ پرنسپل مسز سیدہ شہزادی بتول لاہور کی رہائشی تھی اس لئے وہ لاہور ٹرانسفر کروا کر چلی گئی۔ سابقہ پرنسپل مسز سیدہ شہزادی بتول 12۔01۔25 تا 13۔12۔06 تک گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج برائے خواتین ننکانہ صاحب میں تعینات رہی محکمہ ہائر ایجوکیشن نے ڈاکٹر نگہت خورشید بی ایس۔19 کو مورخہ 13۔12۔06 میں مذکورہ کالج میں بطور ریگولر پرنسپل تعینات کر دیا ہے۔

(ج) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے ڈاکٹر نگہت خورشید بی ایس۔19 کو مورخہ 13۔12۔06 میں مذکورہ کالج میں بطور ریگولر پرنسپل تعینات کر دیا ہے۔

کامرس کالجز کے ملازمین کو مستقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5384: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مورخہ 12-06-28 کے احکامات کی روشنی میں صوبہ بھر کے 118 کامرس کالجز کو (کنٹریکٹ اساتذہ اور دیگر ملازمین سمیت) 12-07-31 کو ٹیوٹا سے الگ کر کے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں شامل کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس طرح 28 ماہ کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود عرصہ 10 سال سے کنٹریکٹ پر کام کرنے والے ان اساتذہ اور دیگر ملازمین کے لئے نوٹیفکیشن ہونے کے باوجود وزیر اعلیٰ پنجاب کی کنٹریکٹ پالیسی 2004 کو لاگو نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنٹریکٹ پالیسی تاحال لاگو نہ ہونے کی وجہ سے ان ملازمین کو ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے دیگر کنٹریکٹ ملازمین کی نسبت چالیس فیصد کم تنخواہ دی جارہی ہے اور ہر ماہ تنخواہ کا غیر معمولی طور پر تاخیر سے ملنا بھی ایک معمول کیوں بن چکا ہے؟

(د) کیا حکومت کامرس کنٹریکٹ ملازمین پر کنٹریکٹ پالیسی 2004 لاگو کرنے اور وزیر اعلیٰ کی سمری کے پیرا 4 کی روشنی میں ان کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ مورخہ 12-06-28 کے احکامات کی روشنی میں صوبے بھر کے 118 کامرس کالجز کو کنٹریکٹ اساتذہ اور دیگر ملازمین سمیت 12-07-31 کو ٹیوٹا سے الگ کر کے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(ب) مورخہ 15-07-28 کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے تمام اساتذہ اور دیگر عملہ پر حکومت پنجاب کی کنٹریکٹ پالیسی 2004 کا اطلاق 12-08-01 سے کر دیا گیا ہے۔

(ج) کنٹریکٹ پالیسی 2004 لاگو ہونے کے بعد اساتذہ اور دیگر ملازمین کو سرکاری سکیل کے مطابق تنخواہ جاری ہو گئی ہے تمام ملازمین کو تنخواہ 12-08-01 سے مل رہی ہے۔

(د) وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے مطابق کنٹریکٹ اساتذہ اور دیگر ملازمین کو کنٹریکٹ پالیسی 2004 میں 12-08-01 سے لایا گیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ پی ایچ ڈی
کی ڈگریوں سے متعلقہ تفصیلات

*5711: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی نے سال 2014 میں کل کتنے افراد کو پی ایچ ڈی کی ڈگریاں جاری کیں، ڈگری ہولڈرز کی جنس وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) پنجاب یونیورسٹی نے سال 2014 میں کتنے افراد کو کون کون سے مضامین میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں جاری کیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یونیورسٹی نے سال 2014 میں جتنے افراد کو پی ایچ ڈی کی ڈگریاں جاری کیں ان ڈگری ہولڈرز کی بلحاظ جنس تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی نے سال 2014 میں جتنے افراد کو جن مضامین میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں جاری کیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور بورڈ میں کاغذ کی خریداری میں کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

*5926: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے نومبر 2014 کے دوران کاغذ کی خریداری کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاغذ کی خریداری آئندہ تعلیمی سال 2015 کے امتحانات کی جوابی کاپیوں کی تیاری کے لئے کی جانی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور بورڈ انتظامیہ کی طرف سے 27۔ ستمبر 2014 کو 440 ٹن کاغذ خریدنے کے لئے ٹینڈر دیئے گئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ کاغذ کی خریداری کے لئے صرف 2 کمپنیوں نے حصہ لیا؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹینڈر کی بولی کے وقت بورڈ انتظامیہ کی طرف سے کاغذ کے جس معیار کے نمونے دکھائے گئے اس پر ایک کمپنی پورا اتری نیز ٹینڈر پر پورا اترنے والی کمپنیوں کا نام، مالک کا نام وغیرہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور نے نومبر 2014 کے دوران کاغذ کی خریداری نہیں کی بلکہ کاغذ کی خریداری دسمبر تا اپریل 2015 کے دوران کی گئی۔

(ب) درست ہے۔

(ج) یہ بات درست ہے۔ 27 ستمبر 2014 کو بورڈ انتظامیہ کی طرف سے کاغذ کی خریداری کے لئے ٹینڈر کھولے گئے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) درست ہے۔ ٹینڈر کے جواب میں درج ذیل 2 پیپر ملوں نے ٹینڈر میں شرکت کی۔

1۔ میسر زارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ۔

2۔ میسر رائے۔اے پیپر پرائیویٹ لمیٹڈ۔

ٹیکنیکل جائزہ کمیٹی نے ملوں کی طرف سے مہیا کردہ نمونہ جات کی جانچ پڑتال کی جس کے مطابق اے۔اے پیپر بورڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے بطور نمونہ کاغذ کی فراہم کردہ شیٹس دفتری تصریحات کے مطابق پائی گئیں جبکہ ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے بطور نمونہ فراہم کی گئیں شیٹس کم وزن 50 گرام اور 60 گرام کی مکس غیر معیاری اور ناقص پائی گئیں ٹیکنیکل جائزہ کمیٹی کی رپورٹ بورڈ کی بلک پرچیز کمیٹی جو کہ سینئر ایجوکیشنسٹس پر مشتمل ہے کہ اجلاس مورخہ 15-10-2014 میں پیش کی گئی کمیٹی نے ٹیکنیکل جائزہ رپورٹ ملوں کے نمائندوں کی موجودگی میں اناؤنس کی گئی۔ ٹیکنیکل جائزہ کمیٹی کے مطابق ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کی طرف سے مہیا کئے گئے کاغذ کے نمونہ جات دفتری تصریحات کے مطابق نہ پائے گئے تھے لہٰذا بلک پرچیز کمیٹی نے تجویز کیا کہ میسرز ارسم پلپ اینڈ پیپر بورڈ انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کا ٹینڈر مسترد کر دیا جائے اور سفارش کی کہ اب صرف ایک ٹینڈر باقی رہ گیا ہے اور کاغذ کی خریداری کے لئے پیپر ملوں کے درمیان نرخوں کے مقابلہ کے لئے ناکافی ہے اس لئے ٹینڈر کو منسوخ کر دیا جائے جس پر چیئرمین لاہور بورڈ نے مورخہ 29-10-2014 کو مذکورہ ٹینڈر منسوخ کر دیا اور کسی بھی فرم کو ورک آرڈر جاری نہ کیا گیا ہے۔

مزید برآں درج بالا مسئلہ کے متعلق تحریک التوائے کار نمبر 14/1128 ازطرف چودھری عامر سلطان چیمہ پیش کی گئی جس کا جواب دیا جا چکا ہے۔

صوبہ بھر میں بی ایس پروگرامز سے متعلقہ تفصیلات

*6093: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب اور پاکستان کی بیشتر یونیورسٹیاں بی ایس پروگرامز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو دو سال تعلیم مکمل کرنے پر اگر طالب علم چاہے تو اس کو بی ایس سی کی ڈگری دیتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد بھی بی ایس پروگرام میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء کو دو سال تعلیم مکمل کرنے پر بی ایس سی کی ڈگری جاری کرتی رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب جی سی یونیورسٹی فیصل آباد نے بی ایس پروگرامز میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء کو دو سال بعد بی ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے کی سہولت ختم کر دی ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت طلباء کے وسیع تر مفاد میں بی ایس پروگرامز کے طلباء کو دو سال کی تعلیم مکمل ہونے پر بی ایس سی کی ڈگری جاری کرنے کی سہولت بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) *یونیورسٹی آف دی پنجاب۔

جامعہ پنجاب میں بی ایس پروگرامز میں داخلہ لینے والے طالب علم اگر دو سال کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد Exit لینا چاہیں تو انہیں جامعہ پنجاب بی ایس سی کی ڈگری جاری کر دیتی ہے۔

*گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

یونیورسٹی ہذا نے 2009 سے بی ایس سی طلباء کے لئے بی ایس سی کی ڈگری کی سہولت ختم کر دی ہے۔

*اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور بی ایس پروگرامز کے طلبا کو دو سال تعلیم مکمل کرنے پر طالب علم کی خواہش پر بی اے/بی ایس سی کی ڈگری ایوارڈ کرتی ہے مگر اس کے لئے انگلش لازمی پیپر پاس کرنا ضروری ہے۔

*گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

جی سی یونیورسٹی لاہور کا طریق کار HEC کے قوانین کے عین مطابق ہے جی سی یونیورسٹی لاہور دو سال مکمل ہونے پر بی ایس سی کی ڈگری نہیں دیتی۔

*یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے تمام شعبہ جات میں بی ایس سی کا دورانیہ کم از کم چار سال ہے جس میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

*یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ٹیکسلا

UET ٹیکسلا میں B.Sc Engineering چار سالہ پروگرام کی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ کسی بھی مضمون میں بی ایس پروگرام نہیں ہے اور نہ ہی دو سال مکمل ہونے پر بی ایس سی کی ڈگری دی جاتی ہے۔

*لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

لاہور کالج برائے خواتین، لاہور میں بی ایس ایڈمیشن چار سالہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور بی ایس (چار سالہ) مکمل ہونے کے بعد ہی ڈگری جاری کی جاتی ہے دو سال مکمل کرنے کے بعد کسی قسم کی ڈگری جاری نہیں کی جاتی۔

*گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد

یونیورسٹی ہذا میں بی اے/بی ایس سی کی دو سالہ ڈگری نہیں دی جاتی۔

*انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور

انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی میں چار سالہ پروگرام کے بعد بی ایس کی ڈگری جاری کی جاتی ہے دو سالہ بی ایس سی پروگرام آفر نہیں کیا جارہا۔

*بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں جو طلباء بی ایس پروگرامز میں داخلہ لیتے ہیں ان طلباء کو دو سال مکمل ہونے پر بی ایس سی کی ڈگری جاری نہیں کی جاتی بلکہ چار سالہ کورس مکمل کرنے پر بی ایس کی ڈگری جاری کی جاتی ہے۔

*یونیورسٹی آف ایجوکیشن

یونیورسٹی آف ایجوکیشن بی ایس پروگرام میں دو سال کے بعد ڈگری جاری نہیں کرتی۔

*یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

یونیورسٹی آف سرگودھا میں بمطابق سمسٹر ریگولیشن بی ایس چار سالہ پروگرام میں اگر کوئی طالب علم ڈراپ ہو جائے یا چھٹے سمسٹر/تین سالہ تعلیم کے بعد پروگرام چھوڑنا چاہے تو اسے پہلے یا دوسرے سالانہ امتحان بی اے/بی ایس سی میں شامل ہونے کی اجازت ہے تاکہ وہ بی اے/بی ایس سی کی ڈگری حاصل کر سکے

تاہم سائنس اور پریکٹیکل مضامین کی صورت میں شامل ہونے کی سہولت پروفیشنل ڈگری (بی کام آنرز، بی بی اے، بی ایس آئی ٹی، بی ایس سی سی، بی ایس سی آنرز ایگریکلچر، فوڈ سائنس اور ایل ایل بی پانچ سالہ پروگرامز وغیرہ) کے طلباء کے لئے نہ ہے۔

*لاہور لیڈز یونیورسٹی، لاہور

یہ یونیورسٹی صرف چار سالہ بیچلرز (آنرز) ڈگری کا اجراء کرتی ہے۔

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور چار سالہ بی ایس پروگرام میں داخلہ لینے والے طلباء کو دو سال مکمل کرنے پر ان کی درخواست پر دو سالہ بی ایس سی کی ڈگری نہیں دیتی البتہ یونیورسٹی دو سالہ بی کام آئی ٹی کی ڈگری الگ سے کرواتی ہے جو کہ انٹرمیڈیٹ کے بعد کی جاتی ہے۔

*گفٹ یونیورسٹی

یہ درست نہیں ہے کہ گفٹ یونیورسٹی بی ایس پروگرام میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو دو سال تعلیم مکمل کرنے پر بی ایس سی کی ڈگری دیتی ہے گفٹ یونیورسٹی اپنے طالب علموں کو صرف منظور شدہ پروگرامز میں ڈگری جاری کرتی ہے۔

*یونیورسٹی آف لاہور

دی یونیورسٹی آف لاہور کی بی ایس ڈگری چار سال پر محیط ہے بی ایس سی کی ڈگری 2 سال کے بعد جاری نہیں کی جاتی۔

*یونیورسٹی آف واہ

یونیورسٹی آف واہ، واہ کینٹ بی ایس سی کی ڈگری دو سال میں نہیں دیتی۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد یونیورسٹی ہذا 2008 تک بی ایس کے طلباء کو دو سال مکمل اور پاس ہونے پر بی ایس سی کی ڈگری جاری کرتی تھی جو اس کے لئے درخواست دیتے تھے لیکن 2009 میں یہ سہولت ختم کر دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

درست ہے۔

(د) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

یہ سہولت بی ایس کے ان طلباء کے لئے تھی جو کسی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکتے تھے یا اس پروگرام میں آگے نہ چل سکتے تھے لیکن ان سہولت کا بی ایس کے زیادہ تر طلباء غلط استعمال کرتے ہوئے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کر کے آگے ایم ایس سی میں داخلہ لے لیتے۔ مزید برآں اس وجہ سے بی ایس کی کلاس کی تعداد بھی 2 سال بعد کافی کم ہو جاتی تھی۔

HEC نے Associate Degree پروگرام شروع کیا ہے جو کہ دو سال / چار سمسٹر پر مشتمل ہے اور ملک کی بیشتر یونیورسٹیز میں جاری ہے یہ پروگرام طلباء کے فائدے کے لئے شروع کیا گیا ہے۔

(ہ) فی الحال حکومت بی ایس پروگرامز کے طلباء کو دو سال کی تعلیم مکمل ہونے پر بی ایس سی ڈگری جاری کرنے کی سہولت بحال کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سیلف فنانس سے متعلقہ تفصیلات

*6256: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے تمام تعلیمی اداروں میں سیلف فنانس سکیم ختم کرنے کے احکامات جاری کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جی سی فیصل آباد میں سیلف فنانس سکیم کے تحت سال 15-2014 میں بھی داخلے کئے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیلف فنانس سے ہونے والی آمدن سے شیئر ٹیچنگ سٹاف اور ایڈمنسٹریشن کو ملتا ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو سال 14-2013 اور سال 15-2014 میں ٹیچنگ سٹاف اور ایڈمنسٹریشن کس کس کو کتنا کتنا شیئر ادا کیا گیا، علیحٰدہ علیحٰدہ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے تمام تعلیمی اداروں میں سیلف فنانس سکیم ختم کرنے کے احکامات جاری کئے تھے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں سیلف فنانس سکیم کے تحت سال 15-2014 میں داخلے کئے گئے علاوہ ازیں جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں صبح، شام اور فاصلاتی تعلیم کے ذریعے مختلف پروگراموں میں داخلے دیئے جاتے ہیں اور کچھ داخلے فاٹا، فانا، سپورٹس، بنچ فیس، معذور افراد، یونیورسٹی ملازمین اور ان کے بچوں کو جی سی یونیورسٹی فیصل آباد سنڈیکیٹ کی ہدایت کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔

(ج) جب سیلف فنانس سکیم ہی نہیں ہے تو ٹیچنگ اور ایڈمنسٹریشن سٹاف کو ادائیگی کیسے ممکن ہو سکتی ہے۔

(د) جب سیلف فنانس سکیم ہی نہیں ہے تو ٹیچنگ اور ایڈمنسٹریشن سٹاف کو ادائیگی کیسے ممکن ہو سکتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں قائم یونیورسٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

145: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کن کن اضلاع میں یونیورسٹیاں ہیں؟

(ب) ان یونیورسٹیوں کے نام بتائیں؟

(ج) کیا ضلع میانوالی میں یونیورسٹی قائم کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب میں مندرجہ ذیل اضلاع میں یونیورسٹیاں قائم ہیں۔

لاہور، ساہیوال، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد، سرگودھا، گجرات، راولپنڈی، اور سیالکوٹ۔

(ب) یونیورسٹیز کے نام کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تاحال حکومت نے ضلع میانوالی میں یونیورسٹی قائم کرنے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید سے متعلقہ تفصیلات

190: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین کوٹ خواجہ سعید لاہور میں ایجوکیشن، زوالوجی، فلاسفی سمیت اساتذہ کی اسامیاں عرصہ 2003 سے خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ اسامیوں کو فوری طور پر fill کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ان تمام اسامیوں پر اساتذہ اکرام کام کر رہے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے۔

(ب) مذکورہ اسامیاں fill ہیں۔

لاہور: گرلز کالج باغبانپورہ میں طالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

191: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرلز کالج باغبانپورہ لاہور میں طالبات کی تعداد کے لحاظ سے کمروں کی کمی کے باعث متعدد کلاسیں کھلے آسمانوں تلے ہوتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ کالج میں طالبات کی تعداد کے مطابق مزید کمرے فوری طور پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ہاں! یہ بات درست ہے کہ طالبات کی تعداد کمروں کی تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہے جس کے باعث کچھ کلاسیں برآمدوں اور گراؤنڈ میں لینی پڑتی ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت کی طرف سے کالج میں بارہ کمروں کے بلاک کی تعمیر کے لئے نہ صرف منظوری ہو چکی ہے بلکہ تعمیر کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی طالبات کے لئے مزید بسوں کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

203: ڈاکٹر مراد راس: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں طالبات کو لانے کے لئے کتنی بسیں مہیا کی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بسوں کی تعداد میں کمی کی وجہ سے طالبات کو سفر کے دوران شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت ان روٹس پر جن میں مغلپورہ، شالامار باغ، لنک روڈ سمیت رش ہوتا ہے وہاں پر مزید بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں طالبات کو لانے کے لئے بسوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں طلباء وطالبات کے لئے صبح 06:00 بجے تا رات 09:15 بجے روٹس کی کل تعداد 138 ہے۔

2۔ صبح 06:30 بجے تا رات 08:00 بجے تک کل 42 مختلف روٹس جاتے ہیں جن میں سے 12 بسیں صرف خواتین کے لئے مختص ہیں جبکہ 16 بسوں میں طلباء وطالبات مشترکہ سفر کرتے ہیں۔

3۔ صبح 08:00 بجے تا شام 04:00 بجے برائے نیو کیمپس تا اولڈ کیمپس ہر 15 منٹ اور 30 منٹ بعد 16 بسیں خواتین کے لئے مختص ہیں جبکہ 16 بسوں میں طلباء و طالبات مشترکہ سفر کرتے ہیں۔

4۔ شام 04:00 بجے تا رات 09:15 بجے تمام روٹس میں بسوں میں طلباء و طالبات مشترکہ سفر کرتے ہیں۔

(ب) پنجاب یونیورسٹی کے لاہور کیمپسز میں تقریباً 34,000 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں جبکہ یونیورسٹی میں بسوں کی کل تعداد 61 ہے جو کہ اتنی کثیر تعداد کے لئے ناکافی ہے۔

(ج) نئے داخلوں کے باعث یونیورسٹی میں طلباء و طالبات کی تعداد بڑھ جاتی ہے تاوقتیکہ پرانے طلباء و طالبات یونیورسٹی سے فارغ نہ ہو جائیں اس صورت حال کے پیش نظر گزشتہ مالی سال میں بھی پنجاب یونیورسٹی کی انتظامیہ نے ہنگامی بنیادوں پر پانچ عدد اضافی پرائیویٹ بسوں کو طلباء و طالبات کے رش کے پیش نظر کرایہ پر لیا تھا جس کی وجہ سے سفر کی سہولت کو بہتر کیا گیا تھا۔

اس ضمن میں آپ کے علم میں یہ بات لائی جاتی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے گزشتہ مالی سال میں 3 عدد نئی ہینو بسیں خریدی ہیں جبکہ 2008 سے تا حال 8 بسیں خریدی جا چکی ہیں مزید بسوں کے لئے فنڈز کو مدنظر رکھتے ہوئے اقدامات کئے جائیں گے۔یہاں اس امر پر زور دینا ضروری ہے کہ یونیورسٹی یہ تمام بسیں اپنی آمدنی سے خریدتی ہے نیز یونیورسٹی کو اپنے بجٹ کا صرف 33 فیصد سرکار سے ملتا ہے۔ باقی 67 فیصد یونیورسٹی اپنے ذرائع سے پورا کرتی ہے۔

لاہور شہر کے کالجز کو بسوں کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

204: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں بوائز ڈگری کالج کتنے ہیں؟

(ب) کتنے کالجز بوائز ایسے ہیں جن میں ایم اے کی کلاسز ہوتی ہیں؟

(ج) کتنے کالجز کے پاس طلباء کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے کتنی کتنی بسیں ہیں؟

(د) کیا حکومت پنجاب جن کالجز میں بسوں کی تعداد کم ہے ان میں مزید بسیں فوری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) لاہور شہر میں بوائز کے لئے کل بیس کالجز ہیں۔

(ب) لاہور شہر میں بوائز کے آٹھ کالجز میں ایم اے کی کلاسز تک تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) لاہور شہر میں بوائز کے آٹھ کالجز میں بیس بسیں فراہم کی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ادارہ کا نام	بسوں کی تعداد
1	گورنمنٹ کالج گلبرگ	02
2	گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز	04
3	گورنمنٹ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ	03
4	گورنمنٹ ایم اے او کالج	04
5	گورنمنٹ دیال سنگھ کالج	02
6	گورنمنٹ شالامار کالج	01
7	گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ	02
8	گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ	02
	میزان	20

(د) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے ایک سمری ارسال کردی ہے جس میں لاہور شہر کے مندرجہ ذیل کالجز کے لئے پانچ بسیں تجویز کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	ادارہ کا نام	بسوں کی تعداد
1	گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز	02
2	گورنمنٹ کالج آف سائنس وحدت روڈ	02
3	گورنمنٹ شالامار کالج	01
4	میزان	05

تاہم لاہور شہر کے بوائز کالجز کی ٹرانسپورٹ کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری قانونی کارروائی کے بعد مزید بسوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

سرکاری یونیورسٹیوں میں ٹرانسپورٹ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

205: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں کون کون سی سرکاری یونیورسٹیاں ہیں؟

(ب) ان میں ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے کتنی کتنی بسیں فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) ان بسوں کی موجودہ صورتحال کیسی ہے؟

(د) کتنی یونیورسٹیوں میں بسیں طلباء وطالبات کی تعداد کے مطابق انتہائی کم ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور
یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور
انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور

(ب) یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور
پنجاب یونیورسٹی کے طلباء وطالبات کے لئے 61 بسیں مختص ہیں۔
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور
جی سی یونیورسٹی لاہور میں طلباء وطالبات کے لئے 21 بڑی بسیں اور 01 منی بس ہے۔
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں کل 11 بسیں ہیں جن میں 6 عدد بڑی بسیں ہیں اور 5 عدد کوسٹر ہیں۔
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور
یونیورسٹی میں کل بسوں کی تعداد 30 ہے۔
یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور
یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کے پاس مجموعی طور پر 16 بسیں موجود ہیں۔

(ج) پنجاب یونیورسٹی لاہور
یہ بسیں قابل استعمال ہیں۔
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور
جی سی یونیورسٹی لاہور کی تمام بسوں کی حالت تسلی بخش ہے۔
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں موجود 11 بسیں اس وقت رننگ پوزیشن میں ہیں۔
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور
تمام بسوں کی حالت بہتر ہے۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور
یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کی بسوں کی حالت بہت اچھی ہے۔
(د) یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور
پنجاب یونیورسٹی میں طلباء وطالبات کی تعداد کے مطابق موجود بسوں کی تعداد ناکافی ہے۔
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور
جی سی یونیورسٹی لاہور میں طلباء وطالبات کے لئے بسیں ناکافی ہیں جی سی یونیورسٹی لاہور کو طلباء وطالبات کی تعداد کے مطابق مزید 5 بسیں درکار ہیں۔
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور
لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور میں طالبات کی تعداد تقریباً 13000 ہے اور ان طالبات کے لئے موجود 11 بسیں بہت کم ہیں طالبات کی تعداد کے مطابق کم از کم 10 عدد نئی بڑی بسوں کی اشد ضرورت ہے تاکہ طالبات کی سفری مشکلات کو کم کیا جاسکے۔
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور
22 بسیں طلباء وطالبات کے پک اینڈ ڈراپ (شہر کے 22 مختلف حصوں سے) کے لئے مقرر کی گئی ہیں تقریباً 1900 طلباء وطالبات روزانہ بس کی سہولت سے مستفید ہوتے ہیں 4 بسیں بچوں کے سکول کے لئے مہیا کی گئی ہیں 4 بسیں طلباء وطالبات کی صنعتی، تعلیماتی اور تفریحی سیاحت کے لئے مہیا کی گئی ہیں۔
یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور
یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور میں طلباء وطالبات کی تعداد کے حساب سے مزید 10 بسوں کی ضرورت ہے۔

گلبرک ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن میں بوائز و گرلز کالجز سے متعلقہ تفصیلات

227: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-
(الف) گلبرگ ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن لاہور کی حدود میں بوائز و گرلز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) ان کالجز میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار بتائیں؟
(ج) ان کالجوں میں کون کون سی مسنگ فیسلیٹیز ہیں؟
(د) کون کون سے کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی تعداد کم ہے اور کون کون سی اسامی خالی ہے؟
(ہ) حکومت ان کالجز میں مسنگ فیسلیٹیز اور ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گلبرگ ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن لاہور کی حدود میں بوائز و گرلز کالجز درج ذیل مقامات پر واقع ہیں فہرست (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درج بالا کالجز میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار درج ہے فہرست (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درج بالا کالجز میں درج ذیل مسنگ فیسلیٹیز ہیں فہرست (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جن کالجز ٹیچنگ سٹاف کی تعداد کم ہے اور جو اسامی خالی ہے ان کی تفصیل فہرست (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت ان کالجز میں مسنگ فیسلیٹیز اور ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کر رہی ہے ٹیچنگ سٹاف کی کمی عارضی طور پر CTI کی بھرتی کر کے پوری کر لی گئی ہے تاہم ان اسامیوں کی مستقل بنیادوں پر بھرتی کے لئے سفارشات پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بہت جلد بھجوا دی جائیں گی مسنگ فیسلیٹیز کے حوالے سے فنڈز میسر ہونے کی صورت میں تمام سکیمیں اگلے مالی سال میں شروع کر دی جائیں گی اس سلسلے میں سمری وزیر اعلیٰ کو بھیج دی گئی ہے۔

لاہور: پنجاب یونیورسٹی میں ممنوعہ ادویات استعمال کرانے کا انکشاف و دیگر تفصیلات

255: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی طالبات کھلاڑیوں کو ممنوعہ ادویات استعمال کرائی جاتی ہیں، کیا ان ادویات کے استعمال سے کھلاڑیوں کی زندگیوں کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وائس چانسلر کا ڈرائیور ان طالبات کو جمنیزیم لے کر جاتا ہے، جہاں ممنوعہ ادویات کے انجکشن لگائے جاتے اور پاؤڈر دیئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے سابق ہیڈ منصور سرور اور ڈائریکٹر سپورٹس شمسہ ہاشمی ممنوعہ ادویات استعمال کراتے رہے؟

(د) ایوان کو مندرجہ بالا واقعہ کی تفصیلات اور اب تک کئے جانے والے اقدامات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی نہیں! پنجاب یونیورسٹی کی طالبات کھلاڑیوں کے خلاف ممنوعہ ادویات کے استعمال کا بے بنیاد الزام لگایا گیا ہے جو کہ بالکل درست نہیں ہے۔

(ب) جی نہیں! وائس چانسلر کا ڈرائیور کبھی بھی طالبات کو جمنیزیم نہیں لے کر گیا یہ قطعی طور پر درست نہیں ہے۔

(ج) جی نہیں! پنجاب یونیورسٹی کی کھلاڑی طالبات کو کسی قسم کی ممنوعہ ادویات استعمال نہیں کروائی جاتی ہیں جناب منصور سرور اور ڈائریکٹر سپورٹس مسز شمسہ ہاشمی کے خلاف ممنوعہ ادویات کے استعمال کا الزام مخالفین کے ایماء پر لگایا گیا ہے جو کہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے طلباء و طالبات کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چانسلر کے احکامات کے تحت وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے اس واقعہ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی تھی جس کی تفصیلی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد نے بھی اس واقعہ کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دے دی ہوئی ہے جس کے تحت تحقیقات ابھی جاری ہیں اور مکمل ہونے پر پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جب میں نے وقفہ سوالات شروع کیا تھا تو اُس وقت ٹائم دیکھا تھا۔ جی، محترمہ! آپ کیا فرمانا چاہتی ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔ جب وقفہ سوالات شروع ہوا تھا تو محترمہ کنول نعمان کی صحتیابی کے لئے دعا کی request کی تھی۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ اُن کو صحت دے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جی، اللہ اُن کو صحت دے۔ میں نے اُن کی صحتیابی کے لئے دعا کرانے کا کہا تھا کہ ہم سب دعا کریں تاکہ ہماری بہن ہمارے درمیان واپس آئے۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ اُن کو صحت دے۔ میں بھی آپ کے ساتھ دعا گو ہوں بلکہ سب کی طرف سے یہی دعا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

سکیورٹی خدشات کی بناء پر سکولوں کی چھٹیوں میں توسیع

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولوں کو چھٹیاں دی گئی تھیں اس حوالے سے جمعہ کے روز لاء منسٹر صاحب نے ہمیں بڑا brief کیا تھا، بہت جذباتی ہو کر کہا تھا کہ لاء اینڈ آرڈر کا ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے اور کوئی دہشت گردی ہونے والی نہیں ہے۔ میں آج آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی کہ پرائیویٹ سکولوں کی تعطیلات میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور چار فروری تک ان سکولوں کو بند کر دیا گیا ہے کیونکہ پرائیویٹ سکولوں کے ساتھ حکومت کے معاملات طے نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ابھی لابی میں تشریف رکھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولوں کے تحفظات کو حکومت نے دُور نہیں کیا۔ اس وقت پنجاب کے اندر سکیورٹی کی جو صورتحال ہے وہ انتہائی مخدوش ہے۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران صاحب! کیا آپ سن رہے ہیں جو انہوں نے بات کی ہے؟ آپ دونوں وزراء کی آپس میں بات شروع تھی اس لئے میں اُن سے بات repeat کرواتا ہوں پھر آپ ان کا جواب دیجئے گا۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ آپ نے کہا تھا کہ یکم فروری کو تمام سکول و کالجز کھل جائیں گے۔ اس حوالے سے آپ بتائیں کہ انہوں نے کیا کہا ہے اور وہ کیا پوچھ رہی ہیں؟ لاء منسٹر صاحب آ جائیں تو پھر اُن سے بھی پوچھ لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایوان کو آگاہ کرنا ضروری ہے کیونکہ ہم سب کے بچے وہاں پڑھتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ لاہور اور پنجاب کے جو بھی پرائیویٹ سکول اس وقت بند ہیں وہاں پڑھنے والے بچوں کے parents کا یہ سوال ہے کہ سکیورٹی کی ناقص صورتحال کس وجہ سے ہے اور حکومت کی توجہ اس پر کیوں نہیں ہے؟ سکولوں کی جو چھٹیاں بڑھائی گئی ہیں جس کے لئے کل رانا مشہود احمد خان کی پریس کانفرنس بھی دکھائی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پرائیویٹ سکولوں کے

تمام تحفظات دُور کر دیئے ہیں اور تمام سکیورٹی کو high profile check کر لیا ہے۔ سکولوں کے بند رہنے سے پڑھنے والے بچوں کا تعلیمی سال حرج ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا۔ لاء منسٹر صاحب آتے ہیں تو اُن سے پوچھ لیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنی بات مکمل کر کے انتظار کر لوں گی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جس طرح کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر آ رہی ہیں اور اُن ویڈیوز کے اندر برادریاں اور اُن کے نام لے کر جس طرح سے لوگوں کو target کر رہے ہیں اور نام لے رہے ہیں کہ فلاں فلاں لوگوں کو مار دیا جائے گا یا اُن کو زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔ ایسی صورتحال میں حکومتِ وقت کہاں ہے اور ہماری سکیورٹی کدھر ہے؟

جناب سپیکر: جی، موجود ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوشل میڈیا کے اوپر جو ویڈیوز موجود ہیں اُن کے بارے میں action کیوں نہیں لیا جا رہا؟

جناب سپیکر: جی، اب آپ مہربانی کریں۔ کافی بات ہو گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: ان لوگوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی جا رہی؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترم! یہ وقفہ سوالات نہیں ہے۔ وقفہ سوالات تو ختم ہو چکا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کا پوائنٹ آف آرڈر سنیں اور ان کی بات کا جواب بھی دینا ہے؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے کوئی اور بات کرنی ہے۔ میری ایک تحریک استحقاق تھی جس حوالے سے آپ نے رولنگ دی تھی کہ اس کی رپورٹ ایک مہینے میں پیش کی جائے۔ آج چار مہینے گزر چکے ہیں لیکن اس رولنگ پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جب ایک مہینہ مکمل ہوا تو اُس وقت کوئی اجلاس تھا؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اُس وقت Chair نے رولنگ دی تھی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ریکارڈ میں لائے ہیں یا نہیں ؟ اُس وقت Chair نے یہ رولنگ دی تھی کہ within one month اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ اس تحریک استحقاق کی hearing ہو چکی ہے اور چار مہینے گزر چکے ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے رپورٹ پیش کرنے دیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! مجھے ایک چھوٹی سی بات کر لینے دیں۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، یہ رپورٹیں ضروری ہیں۔ جناب وحید اصغر ڈوگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2002 تا 2005، 2008 تا 2011 اور 13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب وحید اصغر ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومتِ پنجاب کے حسابات برائے سال 2002-03, 2003-04, 2004-05, 2008-09, 2010-11 اور 2012-2013 ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ دسمبر 2015 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومتِ پنجاب کے حسابات برائے سال 2002-03, 2003-04, 2004-05, 2008-09, 2010-11 اور 2012-2013 ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی

رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ دسمبر 2015 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"حکومتِ پنجاب کے حسابات برائے سال 2002-03, 2003-04, 2004-05, 2008-09, 2010-11 اور 2012-2013 ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔ دسمبر 2015 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میری بات کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو آنے دیں۔ ہم اُن سے آپ کو جواب لے کر دیتے ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میرے حلقے کا ایک اہم مسئلہ ہے جس حوالے سے میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے کچھ پوچھنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! فرمائیں۔ جو سیٹ جس کی ہے وہ اپنی سیٹ پر جائے گا تو بات سنی جائے گی۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! کیا مجھے بولنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے حلقہ کا ایک اہم مسئلہ ہے کہ ضلع خوشاب کے کالجز میں درجہ چہارم کی بھرتیاں ہوئیں تھیں۔ وہ پہلے cancel ہو گئیں لیکن پھر ہائی کورٹ۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! یہ سکول سائیڈ کا مسئلہ ہے یا کالجز کا؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! کالجز کا مسئلہ ہے۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ) اپنی نشست سے اٹھ کر ایوان سے باہر جانے لگیں)

جناب سپیکر: محترمہ! یہ آپ سے متعلقہ بات ہے اس لئے ذرا سن لیں۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ) اپنی نشست پر واپس آ گئیں)

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! ہائی کورٹ کی ڈائریکشن پر ضلع خوشاب کے آدھے لوگوں کو ملازمت مل گئی حالانکہ ڈائریکشن تھی کہ ان کے ساتھ دوسرے لوگوں کو بھی ملازمت دی جائے لیکن تین سال ہو گئے ہیں جبکہ اس سلسلے میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن اور منسٹر صاحب سے بھی میں نے درخواست کی ہے لیکن مجھے نہیں پتا کہ کیا وجہ ہے کہ آدھے لوگوں کو ہائی کورٹ کی ڈائریکشن پر ملازمت دی گئی جبکہ باقی آدھے لوگوں کو کیوں ignore کیا گیا ہے؟ مہربانی کر کے ہائی کورٹ کی ڈائریکشن پر باقی لوگوں کو بھی ملازمت دی جائے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! کورٹ کے آرڈر کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا اس لئے مہربانی فرمائیں اور آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے بعد میں مل لیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ملک صاحب کی بات سنیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہاں پر موجود ہیں اور ان کے پاس case پہنچا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ان سے مل لیں وہ آپ کا مسئلہ حل کروائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ مسئلہ کالجز کا ہے؟

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! یہ مسئلہ کالجز کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے میں انہیں بعد میں بریف کر دوں گی کیونکہ فی الحال میرے پاس مکمل معلومات نہ ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! میں آپ سے بعد میں مل لیتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ مجھ سے بعد میں مل لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرا سوال ہائر ایجوکیشن سے متعلق ہے کیونکہ میرے حلقہ میں گورنمنٹ غوثیہ فریدیہ سائنس ڈگری کالج چک نمبر 333 گ، ب فرید آباد ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک قومی ورثہ ہے جو کہ antique ہے۔ جب ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ شہر، پیر محل شہر میں کالجز نہیں تھے تو اس وقت یہ کالج دیہاتی لوگوں اور دانشوروں نے قائم کیا۔ چونکہ یہ کالج دیہات میں تھا اس لئے گورنمنٹ نے توجہ نہیں دی اب میں نے اس پر توجہ دی اور پانچ کروڑ روپے کی ایک خطیر رقم سے اس کالج کی محرومیاں دور کی ہیں۔ اس حوالے سے میرا سوال یہ ہے کہ اس کالج میں اب بھی سٹاف پورا نہیں ہے اور پچاس کے قریب ٹیچنگ سٹاف کی کمی ہے لہذا اس سٹاف کی تقرری کی جائے کیونکہ دیہاتی اور شہری علاقوں سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ ہزار بچے اس کالج سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میاں رفیق صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے بھی سن لیا ہے اور سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نے بھی سن لیا ہے اور وہ آپ کی بات کا نوٹس لیں گے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! گرتے ہوئے معیار تعلیم کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ معزز ممبر جناب طاہر احمد سندھو اٹھ کر باہر چلے گئے ہیں اس لئے میں نے اس پر بات کرنی ہے اور آپ نے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو بھی روکا تھا۔

جناب سپیکر: آپ ان سے مل کر اپنی بات کر لیں۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں اس لئے آپ ان سے مل کر بات کر لیں۔ آپ کو اجازت ہے اور آپ ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں۔ آپ کا جو مسئلہ ہے وہ حل ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے بتانا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ میرا نہیں بلکہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ سیلف فنانس پالیسی کا نام تبدیل کر کے شام کی کلاسز اور distance learning رکھ کر ایجوکیشن کا بیڑا غرق کیا جا رہا ہے اور ان کو شام کی کلاسز کا چکر دے کر کہتے ہیں کہ سیلف فنانس پالیسی کو ختم کر دیا ہے۔ اگر سیلف فنانس پالیسی کو ختم کر دیا گیا ہے تو ان طلباء سے دُگنی فیسیں کیوں لی جا رہی ہیں اور وہ ٹیچرز کہاں سے آتے ہیں؟ وہی یونیورسٹی اور کالج کا ٹائم ہوتا ہے اور وہی ٹیچرز سرکار سے تنخواہ بھی لے رہے ہیں اور ادھر شام کی کلاس کا چکر ڈال کر اس میں ڈبل تنخواہ لے رہے ہیں۔ ڈیڑھ دن کی کلاس ہے جس میں سال کا کورس پڑھاتے ہیں پتا نہیں کیا کرتے ہیں کیونکہ پچاس آرٹیکل کا کورس ہے اور وہ ایک آرٹیکل لیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ کی بات ان کے نوٹس میں آ گئی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک خبر گردش کر رہی ہے کہ تعلیمی اداروں میں تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ایک طرف اعلان یہ ہے کہ ہمارے ملک کا سپریم لاء قرآن وحدیث ہے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حکم دیا ہے:

يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

ترجمہ: "اے نبی آپ تبلیغ کریں، اگر آپ تبلیغ نہیں کریں گے تو آپ رسالت کا حق ادا نہیں کریں گے۔"

خود نبی کریم نے فرمایا بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً ترجمہ "میری طرف سے اگر ایک آیت بھی تمہیں پہنچی ہے تو اسے آگے تک پہنچاؤ"

جناب سپیکر! ہمارا دین تو کہتا ہے کہ تبلیغ کی جائے اور آج افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو تبلیغ سے روکا جا رہا ہے اور وہ قادیانی جن کی تبلیغ پر پابندی تھی جبکہ قانون میں طے ہے کہ اگر کوئی قادیانی تبلیغ کرے گا تو اسے تین سال قید کی سزا دی جائے گی۔ میں نے اپنے ضلع کے ڈی پی او کو ایک درخواست

دی جس میں گواہ بھی پیش کئے کہ فلاں قادیانی فلاں فلاں لوگوں کو تبلیغ دے رہا تھا مگر تین ماہ ہو گئے ہیں کہ ان پر ایف آئی آر درج نہیں ہو رہی اور اسلام کی تبلیغ جس کا حکم قرآن میں دیا گیا ہے اور نبی کریم نے حکم دیا ہے تو اس پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ یہ مذہبی مسئلہ ہے اس لئے مذہبی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! آپ کا مؤقف سن لیا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی اور مذہبی مسئلے یہاں پیش نہیں ہوتے۔ آپ کی بات جائز نہیں ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چنیوٹی صاحب کی بات بڑی اہم اور یہ مسئلہ بڑا serious ہے لہٰذا اس پر کوئی نوٹس لیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے توجہ دلاؤ نوٹس کا نمبر 930 ہے۔

گوجرانوالہ: دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

930: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 2015-11-16 ٹی وی چینل "وقت" کی خبر کے مطابق گوجرانوالہ کوٹ حضری میں واقع رائس ملز کا سکیورٹی انچارج نور اپنے ساتھی علی کے ہمراہ بنک سے تقریباً پچاس لاکھ روپے نقدی نکلوا کر واپس آ رہا تھا کہ لوہیانوالہ بائی پاس کے قریب دن دہاڑے موٹر سائیکل سوار ڈاکوؤں نے انہیں گن پوائنٹ پر روکا اور نقدی چھین لی اور دوران ڈکیتی مزاحمت پر فائرنگ کر کے سکیورٹی انچارج کو ہلاک کر دیا۔

(ب) اس بابت مکمل تفصیلات سے ایوان کو مطلع فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ کا جو اعتراض ہے میں اسے سمجھ نہیں پایا کہ انہیں کس بات پر اعتراض ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! توجہ دلاؤ کا مطلب تو یہی ہوتا ہے کہ حکومت کی توجہ لاء اینڈ آرڈر کی بڑھتی ہوئی situation کی طرف دلائی جائے۔ اس میں اعتراض والی تو کوئی بات نہیں ہے اور اگر کوئی بڑا اعتراض کرنا تھا تو میں دوبارہ کر دیتی ہوں۔ میں نے تو پڑھا بھی اردو میں ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 930 ہے۔ وہ دوسری بات کا جواب سمجھ رہے تھے۔ وہ ابھی نہیں ہے بلکہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ کے توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ گوجرانوالہ میں ہونے والی 50 لاکھ روپے کی بنک ڈکیتی جس میں ایک صاحب وہاں سے رقم لے کر چلے تو کچھ لوگوں نے ان کو chase کیا اور اس کے بعد انہیں آگے جا کر روکا جس کے نتیجے میں ایک آدمی کو ہلاک کر کے رقم چھین لی گئی۔ جواب میں Investigating Officer اور CPO کی طرف سے یہ بتایا گیا ہے کہ ایک ملزم ان کے پاس ہے اور کچھ ملزمان دوسرے ضلع میں گرفتار ہیں۔ اس کارروائی کو پوری طرح سے بہتر انداز میں آگے بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ جب یہ ملزمان trace ہو چکے ہیں اور ایک ملزم گوجرانوالہ پولیس کے پاس زیر تفتیش ہے اور باقی ملزمان کسی اور ضلع کی پولیس نے پکڑے ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جب تک باقی ملزمان کو وہاں سے شفٹ کر کے گوجرانوالہ میں لا کر اس تفتیش کو مکمل نہیں کیا جاتا تو میں یہ چاہوں گا کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو آپ ایک ہفتے کے لئے pending فرما دیں تاکہ اس میں بہتر انداز میں تفتیش آگے بڑھ سکے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے ابھی ایوان کو آگاہ کیا ہے کہ ایک ضلع جس کے اندر باقی ملزمان پکڑے ہیں تو کیا ابھی تک جہاں واردات ہوئی ہے وہاں کے علاقے کی پولیس کے حوالے نہیں ہوئے اور اُن کو کسی اور ضلع میں کس طرح رکھا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے جواب پڑھا ہے آپ نے سن لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر! بالکل میں نے یہی عرض کیا ہے کہ جو جواب ہے اُس کے مطابق یہی بتایا گیا ہے کہ ایک ملزم گوجرانوالہ پولیس کے پاس ہے اور باقی ملزمان کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے ضلع میں گرفتار ہو چکے ہیں اور یہی ملزمان ہیں جنھوں نے یہ واردات کی ہے تو اب ان ملزمان کو ایک جگہ پر investigate کر کے یہ معلوم کیا جائے گا کہ کیا یہ بین الاضلاعی گروہ ہے جس نے گوجرانوالہ اور دوسرے اضلاع میں بھی وارداتیں کی ہیں تو اس کے لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو one week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو one week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے پوائنٹ آف آرڈر کو بھی اگر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے توجہ دلاؤ نوٹس اور پھر اس کے بعد تحاریک استحقاق آئیں گی پھر آپ کی بات سنیں گے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 957 ملک تیمور مسعود کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

راولپنڈی: واہ کینٹ میں ملک طاہر کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

957: **ملک تیمور مسعود:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند روز قبل راولپنڈی واہ کینٹ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ملک طاہر کو قتل اور ظہیر نامی شہری کو شدید زخمی کر دیا گیا؟

(ب) کیا اس مقدمہ کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہے اور اس میں کسی ملزم کو نامزد کیا گیا ہے تو کیا اس کی گرفتاری بھی عمل میں آئی ہے، اگر نہیں تو اُس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) اس واقعہ کی اب تک ہونے والی کارروائی کی تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہو گا یہ اس لحاظ سے کافی مشہور کیس ہے کہ اس میں جو شخص ہلاک ہوا وہ ہمارے Former Law Minister راجہ بشارت صاحب کا بھانجا تھا اور یہ الیکشن کے موقع پر۔۔۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! یہ میرے عزیز تھے راجہ بشارت صاحب والا کوئی اور معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ان کے عزیز ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(رانا ثناءاللہ خان):جناب سپیکر !ملک تیمور صاحب اور قائد حزب اختلاف میرے پاس تشریف لائے تھے میں تو ان کی اُس ملاقات کو confuse کر رہا ہوں کہ شاید اُس میں انہوں نے اُس سوال کو بھی اُٹھایا تھا تو اس سلسلے میں ایک کس ملزم جاوید محمود ولد اللہ دتہ قوم گجر سکنہ چکڑ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک کی گرفتاری بقایا ہے جس کے موبائل کا ڈیٹا حاصل کیا گیا اور اُس کی گرفتاری کے لئے متعدد raid کئے گئے مگر مذکور ملزم اپنی گرفتاری سے بچنے کے لئے روپوش ہے جس کے خلاف چالان زیر دفعہ 512 ض ف مرتب کر کے عدالت مجاز بھجوایا گیا ہے تاہم کارروائی زیر دفعہ 88 ضابط فوجداری کا تحرک جاری ہے۔ مقامی پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ مجرم اشتہاری جاوید محمود ولد اللہ دتہ کو گرفتار کرنے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں اور اُسے جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمہ کو یکسو کیا جائے۔

ملک تیمور مسعود:جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ ملزم جس کے بارے میں لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں یقینی طور پر یہ مرکزی ملزم ہے اور پولیس نے اس ملزم کو اشتہاری بھی قرار دیا ہوا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں اور میرا کہنا یہاں پر اس لئے ضروری ہے کہ اس وقوعہ کو تقریباً چھ مہینے ہو چکے ہیں اور اس مقدمہ میں جس شخص کو قتل کیا گیا ہے وہ رشتہ میں میرے ماموں لگتے تھے۔ اس حوالے سے میں نے بارہا متعلقہ پولیس حکام سے بھی رابطہ کیا اور متعلقہ CPO اور RPO سے بھی رابطہ کیا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ متعدد بار اُس کی گرفتاری کے لئے پولیس نے چھاپے مارے لیکن وہ شخص جس کے لئے پولیس چھاپے مار رہی ہے میں on the floor of the House یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اُسی تھانہ واہ کی حدود کے اندر دیکھا گیا ہے اور بر ملاوہ شخص اُس علاقے کے لوگوں کو پیغام دے رہا ہے کہ جو مقدمے کی پیروی کرے گا اُس کا بھیانک انجام ہوگا اُس کے بچوں، بھائیوں کو اور جو بھائی مدعی ہے اُس کو قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور اُس نے تو یہ بھی کہا ہے کہ ایک قتل کی سزا بھی موت ہے اور میں اشتہاری ہوں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ایس ایچ او اور ڈی ایس پی کو بتانے کے باوجود جس طریقے سے یہاں پر کہا گیا ہے کہ ڈیٹا دیا جا رہا ہے ڈیٹا تو میں خود حساس اداروں سے لے کر ان کو مہیا کر تا رہا ہوں اور اُس کے where about کے بارے میں بتاتا رہا ہوں لیکن پولیس اُس کو گرفتار کرنے میں نا جانے کیوں لیت و لعل سے کام لے رہی ہے اور میں یہاں پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہاں پر لاء منسٹر صاحب نے اُس کی گرفتاری کے بارے میں یہ واضح

نہیں کیا کہ کب تک گرفتار کیا جائے گا تو مجھے ڈر ہے کہیں وہ لواحقین میں سے کسی شخص کو نقصان نہ پہنچائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں جو تحرک کیا گیا ہے اُس کے متعلق تو میں نے عرض کر دیا ہے باقی جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کب تک گرفتاری ممکن ہو سکے گی۔ اس کے متعلق اس طرح سے اندازاًبات نہیں کی جا سکتی لیکن ملک تیمور صاحب نے اس میں اپنی ذات کے حوالے سے بھی بات کی ہے اور اُن کو یہ خدشہ ہے کہ شاید یہ ملزم وہیں roundabout گھوم رہا ہے اور پولیس پوری طرح سے اُس کو pursue نہیں کر رہی تو راولپنڈی پولیس کے آفیسر یہاں پر موجود ہیں اور اگر ملک تیمور صاحب جو نہی اجلاس ختم ہوتا ہے یہ میرے آفس میں تشریف لے آئیں تو بیٹھ کر ان کے ساتھ ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے جس کے مطابق ان کو بھی تسلی ہو کہ کس انداز سے پولیس اس کیس اور اس ملزم کو pursue کرے اور انہوں نے اپنی ذات کے حوالے سے جس خدشہ کا اظہار کیا ہے اُس کے مطابق ان کو سکیورٹی فراہم کی جائے۔ اس کے متعلق اگر یہ مناسب سمجھیں تو جو نہی اجلاس ملتوی ہوتا ہے تو یہ تشریف لے آئیں اس کو بہتر طریقے سے resolve کرا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبر اجلاس کے بعد آپ کے پاس آجائیں گے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 16/1 جناب محمد عارف عباسی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 2 سردار شہاب الدین خان کی ہے۔

ای ڈی او ایجوکیشن لیّہ کا معزز ممبر اسمبلی سے توہین آمیز روّیہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 19۔جنوری 2016 کو میں نے ایک عوامی مسئلہ کے حل کے لئے ای ڈی او ایجوکیشن لیّہ محترمہ طاہرہ چشتی کو دو تین بار فون کیا لیکن اس نے میرا فون attend کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس کے ایک دن بعد میں نے اُس کے موبائل اور پی ٹی سی ایل نمبرز پر دوبارہ فون کیا تو اس نے

کہا میں میٹنگ میں مصروف ہوں اس کے بعد call back کرتی ہوں لیکن اس نے کوئی فون نہ کیا۔ تیسرے دن میں نے پھر فون کیا تو اس نے میرا فون کاٹ دیا۔ دوبارہ فون کیا تو اس نے فون پر کہا کہ میرے پاس آپ جیسے ایم پی ایز کے لئے کوئی ٹائم نہیں ہے، مجھے آپ کے فضول کاموں کے علاوہ بھی بہت سے کام ہوتے ہیں اس کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔ ای ڈی او ایجوکیشن کے اس غیر ذمہ دارانہ رویہ سے نہ صرف میری بطور ایم پی اے تحقیر کی گئی بلکہ اس کے توہین آمیز روّیے سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے مجھے اس کے بارے میں کوئی اعتراض نہ ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ تک ایوان کو دی جائے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 3 بابت 2016 جناب محمد ناصر چیمہ کی ہے۔

ایس ایچ او تھانہ احمد نگر اور ایس پی صدر گوجرانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی سے توہین آمیز روّیہ

جناب محمد ناصر چیمہ: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ یکم نومبر 2015 کو (ن) لیگ گوجرانوالہ کے کارکنوں نے بغیر کسی وجہ ہمارے کارکنوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا شروع کر دیا، اس پر پولیس نے یکطرفہ طور پر مجھ پر، میرے بیٹے اور پارٹی کارکنوں پر ایف آئی آر درج کروائی جبکہ میں اس واقعہ میں موجود ہی نہیں تھا۔ یہ وقوعہ تقریباً ساڑھے تین بجے ہوا۔ اگلے دن جب میں تھانہ احمد نگر bail before arrest لے کر گیا تو ایس ایچ او ملک مظہر کھوکھر تھانہ احمد نگر گوجرانوالہ نے مجھے arrest کر لیا۔ اس پر میں نے کہا کہ میں نے عدالت سے bail کروالی ہے تو اس پر مذکورہ ایس ایچ او غصے میں آ گیا اور تضحیک آمیز لہجے میں کہا کہ روزنامچہ خالی پڑا ہوا ہے کسی اور مقدمے میں آپ کو گرفتار کر لیتے ہیں۔ دوسرے دن مورخہ 2۔ نومبر کو مجھے پھر اطلاع ملی کہ آپ پر ایک اور ایف آئی آر درج ہو گئی ہے جس میں پہلی ایف آئی آر کے وقوعہ کو دہرایا گیا ہے۔ اس

پر میں نے ایس ایچ او کو بتایا کہ وہ ایک عوامی نمائندے کے ساتھ ہتک آمیز سلوک کیوں کر رہے ہیں جبکہ میرا اس واقعہ سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے؟ اس پر ایس ایچ او نے کہا مجھے اس چیز کی کوئی پروا نہیں ہے کہ آپ ایم پی اے ہو، میرے پاس روزانہ بہت سے ایم این ایز اور ایم پی ایز آتے جاتے رہتے ہیں مجھے کسی کی پروا نہیں ہے۔ ایس ایچ او متعلقہ نے مجھے bail before arrest ہونے کے باوجود تقریباً 22 گھنٹے غیر قانونی طور پر محبوس رکھا اور مجھے ذہنی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا۔ جب میں نے عملی طور پر دیکھا کہ ایس ایچ او میری بے عزتی کرنے پر تلا ہوا ہے تو میں نے مناسب سمجھتے ہوئے ایس ایچ او سے کہا کہ وہ میری بات اپنے انچارج ایس پی صدر گوجرانوالہ ڈاکٹر رضوان سے کروائے۔ جب ایس ایچ او نے بمشکل ایس پی سے فون ملایا تو ایس پی ڈاکٹر رضوان نے میری بات سننا گوارہ نہ سمجھا اور ایسے لگتا تھا کہ وہ پہلے سے ہی تیار تھا کہ میری کوئی بات نہیں سنے گا۔ اس نے ایس ایچ او کی طرح میرا مذاق اڑایا اور بڑے تضحیکانہ طریقے سے فون بند کرتے ہوئے کہا کہ وہ میری کوئی بات سننا نہیں چاہتا۔ ایس پی صدر ڈاکٹر رضوان اور مذکورہ ایس ایچ او ملک مظہر کھوکھر کے اس توہین آمیز روّیے سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے اور یہاں رانا ثناء اللہ صاحب بھی سن رہے ہیں کہ میرے خلاف جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے اور جس پرچے میں مجھے گرفتار کیا گیا ہے اگر وہ وقوعہ بھی ہوا ہو تو میں اپنی اس نشست سے resign کر دوں گا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ تک ایوان کو دی جائے۔ جی، میاں صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پٹرول کی قیمت میں کمی کے سلسلے میں بلا باری قرارداد پیش کرنے کی اجازت کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مرکزی حکومت نے پٹرول کی قیمت میں پانچ روپے فی لیٹر کمی کی ہے جو پوری قوم کے ساتھ ایک بھونڈا مذاق ہے۔ یہ پٹرول 28 روپے فی بیرل کی کم ترین سطح پر مل رہا ہے اور یہ تقریباً 14 روپے فی لیٹر یہاں پڑتا ہے۔ اگر 6 روپے فی لیٹر transportation کے بھی لگا لیں، اگر retail میں جا کر 5 روپے فی لیٹر۔۔۔

جناب سپیکر: کیا یہ تحریک التوائے کار ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں۔ میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ قرارداد پیش کریں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): میں قرارداد یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ 40 روپے فی لیٹر۔۔۔

جناب سپیکر: ہم out of turn لے لیتے ہیں آپ تحریک التوائے کار لائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہاں پنجاب کے اس ایوان میں بات نہیں کرنے دی جاتی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت چالیس روپے فی لیٹر کما رہی ہے کیا یہ good governance ہے؟ حکومت جس ریٹ پر بین الاقوامی منڈی سے پٹرول لے رہی ہے اسی تناسب سے عوام کو دے تاکہ عوام کو ریلیف ملے۔ میں یہ قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں آپ اس کو rules suspend کر کے out of turn لیں۔

جناب سپیکر: آپ قرارداد لائیں میں اس کو دیکھوں گا، آپ لے کر آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں یہاں بات کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ قرارداد لے کر آئیں پھر ہم دیکھتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں تمام پارلیمانی لیڈرز اور لیڈر آف دی اپوزیشن کی موجودگی میں یہ بات طے ہوئی ہے کہ کوئی بھی تحریک التوائے کار یا قرارداد اگر out of turn لانی ہو تو اس کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یا اگر وہ گورنمنٹ کی طرف سے ہے تو اس کی کاپی اپوزیشن کو اور اگر وہ اپوزیشن کی طرف سے ہے تو اس کی کاپی گورنمنٹ کو فراہم کی جائے گی۔ محترم قائد حزب اختلاف نے ابھی تک قرارداد کی کاپی دی نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں قرارداد لے کر آیا ہوں یہ میرے پاس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تو پھر ہمیں اس کی کاپی دیں اور ہمیں دیکھنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم ابھی کاپی دے دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یعنی یہ کوئی بہانہ بنا کر روزانہ ہی دوڑنے کی تیاری کر لیتے ہیں یہ تو مناسب نہیں ہے۔ یہ قرارداد کی کاپی مجھے دیں تاکہ اس کو میں دیکھوں اور اگر اس پر میں کوئی ترامیم دینا چاہوں تو دے سکوں یعنی یہ کوئی طریق کار اپنائیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ قرارداد دیں منگل کے روز آپ کا پرائیویٹ ممبر ڈے ہوگا اس میں یہ آ جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیا ایوان میں بات کرنا جرم ہے؟

جناب سپیکر: جب قرارداد پیش ہو گی تو پھر آپ بات بھی کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر rules کا حوالہ دے کر ہماری بات کو دبائیں گے تو یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ بولیں اور جو مرضی بولیں میں کب کہتا ہوں کہ نہ بولیں لیکن اپنی turn پر بولیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے صرف دوڑنا ہے۔ یہ ابھی تھوڑی دیر بعد یہاں سے دوڑیں گے، سیڑھیوں پر دو نعرے لگائیں گے اور گھروں کو چلے جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر! ایک تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کسی نہ کسی معزز ممبر اسمبلی کو اپوزیشن کو منانے کے لئے بھیجیں تاکہ وہ ان کو واپس ایوان میں لے کر آئیں۔ دوسرا میں on record یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن صرف سڑکوں اور چوکوں پر نعرے بازی اور احتجاج کی سیاست کے علاوہ کسی بات کو دلیل یا کسی rules یا کسی ضابطہ کے تحت کرنے کی قائل نہیں ہے۔ انہوں نے اورنج لائن کے متعلق بات کی کہ ہم اس پر ایوان میں بحث کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے باقاعدہ پریس کانفرنس کی اور اس میں کہا کہ کل اگر وزیراعلیٰ خود تشریف نہ لائیں یا کسی ذمہ دار وزیر کے ذمہ لگائیں کہ اورنج لائن کے متعلق ایوان کو آگاہ کریں ورنہ ہم ایوان نہیں چلنے دیں گے۔ اگلے دن جب یہ بات طے ہو گئی کہ آپ اپنی مرضی کا ٹائم اور دن select کر لیں تو ہم آپ کو اس کا جواب دینے کو تیار ہیں اور آپ بتائیں کہ آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے یا آپ اس منصوبے کے کیوں خلاف ہیں؟

جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ انہوں نے صرف یہاں پر نعرے لگانے اور باہر جا کر میڈیا interaction حاصل کرنے کے لئے احتجاج کیا اور انہوں نے اورنج لائن پر اس ایوان میں بحث کرنے اور بات کرنے سے انکار کیا اور اپنی کہی بات سے دوڑ گئے۔ میں نے ان کو یہ کہا تھا کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اورنج لائن لاہور کی بربادی کا منصوبہ ہے لیکن میں اس ایوان میں ثابت کروں گا کہ یہ آپ کی سیاست کی بربادی کا منصوبہ ہے۔ اپوزیشن کی جو منفی سیاست ہے یہ ترقیاتی میگا پراجیکٹس مکمل ہوں گے تو ان کی منفی سیاست کا بیڑہ غرق ہو جائے گا اور لوگ ان کو مسترد کر دیں گے۔ آج جو ریلیف لوگوں کو ملا ہے تو اس کے خطرے اور خوف سے کہ اس ریلیف کی بنیاد پر لوگ خوش ہوں گے یا وہ گورنمنٹ کو apprise کریں گے تو انہوں نے صرف اس کو pre-empt کرنے کے لئے شور اور واویلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اگر یہ ایوان میں قرارداد لے کر آتے اور اس کو زیر بحث لاتے تو ہم ان کو یہ ثابت کرتے کہ جب پٹرول کی قیمتیں کم ہوتی ہیں تو ان کا بہت ساری چیزوں پر impact ہوتا ہے اور اس کی calculation اور assessment کے بعد جو figure نکلتی ہے اس کے مطابق پٹرول کی قیمتیں کم کی جاتی ہیں لیکن آج انہوں نے پھر وہی کیا صرف نعرے بازی کی ہے اور بائیکاٹ کر کے دوڑ گئے حالانکہ قومی اسمبلی میں ان کی نمائندگی موجود ہے اور یہ وفاقی مسئلہ ہے۔ یہ وہاں پر قرارداد بھی لا سکتے ہیں اور بات بھی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جناب شیر علی خان اور سید ہارون سلطان بخاری دونوں صاحبان تشریف لے جائیں اور ان کو ایوان میں واپس لے کر آئیں اور وہ اپنی قرار داد پرائیویٹ ممبر ڈے پر دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 833/15 جناب جاوید اختر کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور اس کا جواب دیں۔

موضع رکھ بھٹی بیتلا میں محکمہ جنگلات کی ملکیت 24630 کنال پانچ مرلے اراضی پر بااثر افراد کا قبضہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ رکھ بھٹی بیتلا میں جنگلات ڈیرہ غازیخان کی ملکیت ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ اس پر قابضین نے ناجائز قبضہ کیا ہوا تھا۔ قابضین کو باقاعدہ ایکشن پلان کے مطابق بے دخل کیا جا رہا ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں رکھ برمن اور رکھ رندوالہ ناجائز قابضین سے خالی کروالیا گیا ہے جبکہ رکھ بھٹی کی واگزاری کے لئے تحرک کیا جا رہا ہے۔ یہ کل رقبہ 24 ہزار 630 کنال ہے جس میں سے 19 ہزار کنال دریا برد ہے اور باقی 5 ہزار 400 کنال آبپاش جنگل کی صورت میں ہے۔ ان ناجائز قابضین کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ انشاءاللہ جلد ہی یہ اراضی جو کہ محکمہ جنگلات صوبائی حکومت کی ملکیتی ہے اسے واگزار کروالیا جائے گا۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! اس میں حقائق یہ نہیں ہیں جو بیان کئے گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے تو آپ مہربانی کریں۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Transport with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2015

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the

Standing Committee on Housing Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) فرانزک سائنس ایجنسی پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Education Foundation (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Education Foundation (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Education Foundation (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس ویجیلنس کمیٹیاں پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Vigilance Committees Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور 2015

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) ادارہ انضباط خریداری پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Procurement Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس بھٹہ خشت پر چائلڈ لیبر کی ممانعت پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Prohibition of Child Labour at Bricks Kilns Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Prohibition of Child Labour at Bricks Kilns Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Prohibition of Child Labour at Bricks Kilns Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resources with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس شادی بیاہ فنکشنز پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Marriage Functions Ordinance 2015.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Marriage Functions Ordinance 2015.

MR SPEAKER: The Punjab Marriage Functions Ordinance 2015 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred

to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) اکنامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Planning and Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) جنگلات، پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Forestry and Fisheries with the direction to submit its report within two months.

(Please listen carefully, order please, order in the House)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) عوامی نمائندوں کے قوانین پنجاب 2016

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2016. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2016.

MR SPEAKER: The Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs for report within one week.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بل کو introduce کرتے ہوئے، یہ بات relevant سمجھتے ہوئے کہنا چاہوں گا کیونکہ یہ اس معزز ایوان کے لئے اور ہمارے گیلری میں بیٹھے ہوئے پریس کے بھائیوں کے بھی نوٹس میں رہے۔ اس بل کے ذریعے سے معزز ایم پی ایز کی تنخواہوں اور مراعات کو اس طرح سے بڑھایا گیا ہے کہ آج بھی اس اضافے کے باوجود پنجاب میں ممبران اسمبلی کو تنخواہ اور دوسری مراعات کی صورت میں جو رقم ملے گی وہ تمام صوبائی اسمبلیوں سے کم ہے۔

جناب سپیکر! دوسری صوبائی اسمبلیوں میں سندھ ہے، خیبر پختونخوا ہے، بلوچستان اور قومی اسمبلی ہے لیکن بہر حال ان کے قریب ہے۔

جناب سپیکر: ملک کی دوسری اسمبلیوں سے کم ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سے پہلے یہ بہت زیادہ فرق تھا کیونکہ پنجاب میں 2008 سے تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ نہیں کیا گیا میں یہ بات on record کہنا چاہوں گا کہ معزز ممبران اسمبلی کے علاوہ چیف منسٹر، منسٹرز، ایڈوائزرز، سپیشل اسسٹنٹس، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی تنخواہ یا مراعات میں قطعاً کوئی اضافہ نہیں کیا گیا اور اس سلسلے میں بعض میڈیا چینلز یا

اخبارات میں یہ بات کی گئی کہ اس کے بعد منسٹرز کی تنخواہوں میں اتنا اضافہ ہو گیا اور اب وزیر اعلیٰ پنجاب دوسرے تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ سے زیادہ مراعات اور تنخواہ لینے والوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بات غلط ہے یہ صرف اور صرف ممبران اسمبلی کی مراعات اور تنخواہوں میں اضافہ کر کے دوسری اسمبلیوں کے تقریباً برابر لایا گیا ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! تقریباً برابر نہیں بلکہ ان سب سے کم ہے۔

جناب سپیکر: ان سے نیچے ہیں۔ Now Consideration and Passage of Bills.

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں رانا صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہتی تھی کہ یہ کب سے ملیں گی؟

معزز ممبران: جناب سپیکر! جولائی 2015 سے ملیں گی۔

جناب سپیکر: یہ متعلقہ کمیٹی کو refer ہو چکا ہے وہ آپ کو ایک ہفتے کے اندر اندر بتا دیں گے۔

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs be taken into consideration at once".

MR SPEAKER: The motion moved is**:**

> "That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs be taken into consideration at once".

There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Arif Abbasi, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 1st March 2016.

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Murad Raas, MPA
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
7. Mrs Raheela Anwar, MPA
8. Dr Muhammad Afzal, MPA
9. Mrs Ayesha Javed, MPA"

MR SPEAKER: The motion moved is**:**

"That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 1st March 2016.

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA

2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Murad Raas, MPA
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
7. Mrs Raheela Anwar, MPA
8. Dr Muhammad Afzal, MPA
9. Mrs Ayesha Javed, MPA"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I Oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے یہ کہوں گی کہ جب بھی ہم کوئی قانون اس ایوان میں لے کر آتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم اس طرح کے قوانین اسمبلی میں introduce کرائیں جن سے عوام کی بھلائی اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔ ہم نے اس بل کا نام Punjab Safe Cities Authority Bill 2015 رکھا ہے لیکن میں بڑی معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہوں گی کہ سب سے پہلے تو اس کی تشہیر ہونی چاہئے تھی اور پھر ایوان کی کوئی ایسی کمیٹی ہونی چاہئے جس کے اندر یہ بل جائے جس میں ہمارے ایوان کے ممبران کی رائے کو اوّلیت دی جائے اور ان کی رائے کے مطابق اس پر discussion ہو، لوگوں سے suggestions لی جائیں تاکہ ایوان کے باقی ممبران بھی اس میں participation کر سکیں۔ اگر اس بل کو دیکھا جائے تو اس میں بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جن سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صرف اور صرف ایک formality اور نام کے لئے اس بل کو اسمبلی میں لا کر پاس کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس بل کے اندر نظر یہ آتا ہے کہ اس میں ایک دفعہ پھر حکومت وقت اپنے من پسند لوگوں کو اتھارٹی کے ممبر بنا کر ان کے through اقدامات کرے گی اور سارے کے سارے انتظامات صرف اور صرف ان کے ہاتھ میں ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس میں ایوان کے ممبران کو کم از کم اتنی اہمیت ضرور دی جانی چاہئے کہ اگر اس پر سلیکٹ کمیٹی بنائیں تو اس میں تمام پارٹیوں کی representation ہونی چاہئے اس لئے میں پر زور اصرار کرتی ہوں کہ تمام پارٹیوں کے representatives کو سلیکٹ کمیٹی

میں شامل کیا جائے تاکہ اس کے اندر بھرپور بحث ہونے کے بعد ہم ایک جامع اور مفصّل قانون سازی کر سکیں جس پر ہم کل کو عملدرآمد بھی کرائیں۔ ہم جو ہر وقت یہ بات کرتے ہیں کہ ہماری رائے کو اہمیت نہیں دی گئی اور بعد میں سوچتے ہیں کہ اس میں یہ چیز آ جاتی تو بہتر ہوتا اگر اس میں یہ انتظامات کر لئے جاتے تو بہتر ہوتا، اگر اس میں رائے لے لی جاتی تو بہتر ہوتا۔ اب اگر ہم اسے elicit opinion کے لئے نہیں بھیج رہے تو کم از کم اسے ایک سلیکٹ کمیٹی میں refer کیا جانا چاہئے جس میں تمام پارٹیوں کی نمائندگی ہو تاکہ اس کے مقاصد سے پنجاب کے شہریوں، پنجاب کے عوام کو ہم جو سہولیات دینا چاہتے ہیں وہ proper طریقے سے دی جا سکیں۔

جناب سپیکر! اس اتھارٹی کا ایم ڈی آئی جی پولیس کے ماتحت ہو گا یہ ایم ڈی کون ہو گا، اس کا criterion کیا ہو گا؟ اس میں کس قسم کے لوگوں کو لایا جائے گا۔ اس میں بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جن پر میں سمجھتی ہوں کہ اسے پاس کرنے سے پہلے سلیکٹ کمیٹی میں discuss کیا جانا چاہئے اور اسمبلی کے ممبران کو اہمیت دی جانی چاہئے۔ بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس بل کے ذریعے The Punjab Safe Cities Authority قائم کی جا رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا نام ترمیم move کرنے والوں میں شامل نہیں ہے لہٰذا آپ اس پر بات نہیں کر سکتیں۔ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بل مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا تھا۔ مجلس قائمہ نے اس پر اپنے اجلاس منعقد کئے اور پوری طرح سے غور و خوض کرنے کے بعد اس کو پاس کیا ہے اس لئے اب اس کو further کسی Select Committee کے پاس بھیجنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be referred to a Select Committee consisting of

the following members with the instructions to report thereon by 1st March 2016.

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Dr Murad Raas, MPA.
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA.
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA.
7. Mrs Raheela Anwar, MPA.
8. Dr Muhammad Afzal, MPA.
9. Mrs Ayesha Javed, MPA.

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration .There are two amendments in it.

The first amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad,

Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

SARDAR VICKAS HASAN MOKAL: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in para (d) of sub-clause (2), for the words "three members of Provincial Assembly of the Punjab of whom at least one shall be a woman member of the Assembly to be nominated by the government", the words "three members of Provincial Assembly of the Punjab including one member of the Opposition and at least one woman member of the Assembly to be nominated by the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in para (d) of sub-Clause (2), for the words "three members of Provincial Assembly of the Punjab of whom at least one shall be a woman member of the Assembly to be nominated by the government", the words "three members of Provincial Assembly of the Punjab including one member of the Opposition and at least one woman member of the Assembly to be nominated by the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab", be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، سردار وقاص حسن مؤکل!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اس بل کے تحت ایک Authority establish کی جارہی ہے جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے شروع ہوتی ہے یعنی وزیر اعلیٰ اس کے چیئرمین ہوں گے اور اس کا اختتام three eminent persons سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس بل میں ایک ایگزیکٹو کمیٹی

کا ذکر ہے جو کہ چیف سیکرٹری سے شروع ہوتی ہے اور مینجنگ ڈائریکٹر پر ختم ہوتی ہے۔ اسی طرح بل میں ایک مینجمنٹ کمیٹی ہے جوProvincial Police Officerسے شروع ہوتی ہے اورA representative of Punjab Information Technology Board پر ختم ہوتی ہے۔اس بل میں کل 30لوگ مختلف کمیٹیوں کے اندرinvolveہیں اور اگر اس میں ممبران اسمبلی کیrepresentationآجائے گی تو کیا حرج ہے؟ ممبران اسمبلی بھی اس کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ کہتا ہوں کہ اگر لاہور کاCommand and Control Centre بن رہاہے تو اس میں لاہور کے معزز ممبران کو شامل کر لیں اور اگر فیصل آباد کا بن رہاہے تو فیصل آباد کے معزز ممبران کو اس میں شامل کر لیں۔اس میں معزز ممبران کی نمائندگی لازمی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر!مجھے یہ سمجھ نہیں آیا کہ یہ جوCommand and Control Centreبن رہاہے اس کیPowers and Functionsکے اندر یہ چیز دی گئی ہے کہ دیواروں اور دروازوں پر جو مشینری،equipmentاور کیمرے لگائے جائیں گے ان کا دھیان رکھنا اس کا کام ہوگا۔ تمام کاروباری مراکز، دکانوں، بنکوں اور پلازوں میں حکومت نےalready mandatoryکیا ہوا ہے کہ وہاں پر CCTVکیمرے لگائے جائیں۔ تمام سکولوں، ہسپتالوں اور دوسرے سرکاری یا غیر سرکاری اداروں میںCCTVکیمرے پہلے سے لگے ہوئے ہیں۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ بالکلCommand and Control Centreہونا چاہئے لیکن اس کےfunctionsتوclear cutہوں۔ اگر اس کے functionsمیں یہ ہے کہ دیواروں پر ریزروائر لگانی ہے تو پھر اسCommand and Control Centreکی کیاeffectivenessہوگی؟ وزیر قانون یا حکومت ہمیں کوئی ایک مثال بتادیں کہ جہاں پر اس کی وجہ سے کوئیpreventionہوئی ہو؟ کیمرے نے تو صرف ایک تصویر دکھانی ہے اور اس کے پیچھے انسانوں نے اس پر عمل کرنا اور حرکت میں آنا ہے۔

جناب سپیکر!میری درخواست ہے کہ اس قانون کو ہم مزیدeffective toolکے طور پر لے کر آئیں۔اس بل میں انہوں نے اس کےPowers and Functionsمیں جو چیزیں لکھی ہوئی ہیں میں وہ پڑھ کر سنادیتا ہوں۔

(a) to maintain and develop command, control and communication Centres and other related facilities;

(b) to plan, construct and maintain IC3 for future expansion;

(c) to enter into contracts, grant licenses, leases, make other arrangements and to perform all tasks necessary for efficient functioning of IC3;

جناب سپیکر! یہ IC3 کی administration تو ہو سکتی ہے لیکن اس کی working نہیں ہو سکتی۔ اس کے اندر لکھنا چاہئے کہ Command and Control Centre actually کیا کرے گا؟ وہ different institutions کی coordination کرے گا۔ خدانخواستہ کوئی بم دھماکا ہوتا ہے تو وہاں پر emergency services کو پہنچائے گا۔ خدانخواستہ اگر کسی قسم کی کوئی اور activity ہوتی ہے تو اس کے اندر response team کا کیا کردار ہو گا؟ اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ یہاں پر اس کے Powers and Functions میں لکھا ہوا ہے کہ:

(e) to acquire, hold and subject to this Act, dispose of property;

جناب سپیکر! کیا یہ کوئی محکمہ ریونیو کا ذیلی ادارہ ہے کہ وہ پراپرٹی کا لین دین کرے گا؟ اگر اس کے اندر public money involve ہو رہی ہے تو پھر میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پر مزید deliberations کریں اور معزز ممبران اسمبلی کو اس کے اندر involve کیا جائے تاکہ ایک بہتر اور comprehensive قانون سازی ہو سکے۔ صرف Command and Control Centre بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس ترمیم میں تو معزز ممبر نے یہ کہا ہے کہ اس اتھارٹی میں جو ممبران اس معزز ایوان سے ہوں گے اُن میں حزب اختلاف کے ممبران کو بھی نامزد کیا جائے جبکہ انہوں نے بحث میں کہا ہے کہ اس بل کے مقاصد کس طرح سے حاصل ہوں گے۔

جناب سپیکر! Safe Cities Authority کے تحت پنجاب کے پانچ بڑے شہر لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی کو scientific طریقوں کے ذریعے street crimes سے 22۔ دسمبر 2017 تک مرحلہ وار محفوظ بنایا جائے گا۔ لاہور کے منصوبے پر 10 سے 15 لاکھ روپیہ لاگت آئے گی اور اسی طرح سے باقی شہروں پر بھی لاگت آئے گی تو ان شہروں کو اس طرح سے محفوظ کر دیا جائے گا کہ جس طرح دنیا کے باقی بڑے شہروں کو محفوظ کرنے کا ایک طریق کار ہے۔ جہاں تک ان کا کہنا ہے کہ ہر بازار اور ہر جگہ پر CCTV Cameras لگے ہوئے ہیں ان کی یہ بات ٹھیک ہے اور پوری دنیا

میں اسی طرح CCTV Cameras لگے ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود جب تک باقی جگہیں بھی اسی طرح آپس میں connected نہ ہوں تو اُس وقت تک ملزموں کو صحیح طور پر trace کرنے میں دقت پیش آتی ہے۔ CCTV Cameras کے ذریعے بڑے بڑے کیس، ڈکیتی اور دیگر بھی بہت سارے کیس resolve ہوئے ہیں تو اس intervention سے دنیا بھر کے بڑے شہروں کو محفوظ کیا گیا ہے اور لوگوں کی زندگی کو آسان کیا گیا ہے۔ اس وقت پاکستان میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت عصر حاضر اور ترقی کے تمام زینے طے کر رہا ہے۔ اگر موٹروے ہے تو وہ بھی مسلم لیگ (ن) کے دور میں بنی، اگر میٹرو ہے تو وہ بھی مسلم لیگ (ن) کے دور میں بنی، اگر یہ Safe Cities کا پروگرام ہے تو وہ بھی مسلم لیگ (ن) کے دور میں بن رہا ہے، Orange Line Train بن رہی ہے تو وہ بھی مسلم لیگ (ن) کے دور میں ہے تو اپوزیشن کے شور اور واویلا سے اُن کی منفی سیاست پر فرق پڑے گا۔

جناب سپیکر! اس ترمیم کے ذریعے سے ان کا جو مطالبہ ہے کہ حزب اختلاف کے ممبران کو بھی اس اتھارٹی میں شامل کیا جائے تو حزب اختلاف نے تو اس معاملے کے حوالہ سے کارکردگی پر جواب دہی اور اعتراض کرنا ہے اور اگر حزب اختلاف ہی ان administrative measures کا حصہ ہوگی تو وہ پھر اس معزز ایوان میں کس طرح سے اپنا role ادا کرے گی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم درست نہیں ہے اور اس کو مسترد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in para (d) of sub-Clause (2), for the words "three members of Provincial Assembly of the Punjab of whom at least one shall be a woman member of the Assembly to be nominated by the government", the words "three members of Provincial Assembly of the Punjab including one member of the Opposition and at least one woman member of the Assembly to be nominated by the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab", be substituted."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, in para (1) of sub-Clause (2), for the words "for a specified period", the words "for a period of three years", be substituted".

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, in para (l) of sub-Clause (2), for the words "for a specified period", the words "for a period of three years", be substituted".

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose:

جناب سپیکر: جی، اس پر کون بات کریں گے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس بل کو پڑھنے کے بعد یہ حیرانی ہو رہی ہے کہ اس صوبہ یا اس ملک کے اندر command control یا مواصلات کا نظام سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ ابھی لاء منسٹر صاحب نے اپنی credibility بتائی تھی کہ مسلم لیگ (ن) کے دور میں یہ ہوا، مسلم لیگ (ن) کے دور میں وہ ہوا لیکن وہ شاید یہ بتانا بھول گئے کہ ہم مسلم لیگ (ن) کے دور میں ہی قرضوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ انہیں قرضوں والی بات بتانے کے بعد ہی یہ والی اپنی تعریف کرنی چاہئے تھی۔ بہر حال اس بل کے اندر اتھارٹی کے حوالہ سے بتایا گیا ہے لیکن یہاں پر کسی بھی چیز کے بارے میں کوئی واضح نہیں کیا

گیا بلکہ ہر جگہ پر یہی کہا گیا ہے کہ to be determine by the government یعنی بادشاہ سلامت کی طرف سے جو instructions جاری ہوں گی وہی ہو جائے گا تو ہم اس صوبہ کو کس طریقے سے چلا رہے ہیں اور اسی وجہ سے آج ہم لاء اینڈ آرڈر کی ایسی situation پر بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس بل کو پڑھنے کے بعد ہمیں احساس ہو رہا ہے کہ ہم نے پچھلے سات آٹھ سالوں میں کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ کوئی کام planning کے ساتھ کیوں نہیں کرتے اور آپ نے صوبہ کو کیوں تجربہ گاہ بنا دیا ہے؟ آپ کا اپنا ذاتی پیسا ہوتا تو شاید یہ آپ اس طرح سے نہ لگاتے۔ اس ترمیم میں ہم نے یہ request کی ہے کہ اس میں کم از کم 3 years time period دیا جائے کیونکہ اس بل کی کسی چیز میں clarity نہیں ہے تو بعد میں جب کوئی problem آئے گی اور پوچھا جائے گا تو آگے سے جواب آئے گا کہ اس میں کوئی clarity ہی نہیں تھی اس لئے یہ ہو گیا، وہ ہو گیا تو مہربانی کر کے آپ اس صوبہ کو کسی قانون کے تحت چلائیں۔ لاء منسٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہے کہ اس طرح کی چیزیں لے کر آئیں جن میں clarity ہو اور آپ بھی جا کر کل عوام کو بتائیں کہ اس میں اس طرح سے محنت کی گئی ہے۔ ایسا نہیں کہ آپ ایک بل لا کر اتھارٹی بنا دیں اس پر پیسا خرچ کریں، وہ ناکام ہو جائے پھر دوسری چیز بنا کر اس پر بھی پیسا خرچ کیا جائے اور آپ اسی طرح experiment ہی کرتے رہیں۔ اگر ہم سات سال بعد بھی یہ بات realize کر رہے ہیں تو پھر ہم کہاں کھڑے ہیں؟ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں اتھارٹی کے جو functions ہیں اس کے پیش نظر اس میں ایک ہی criterion ہے اور جو suitability ہے وہی مؤثر خیال کیا گیا ہے۔ اس میں tenure posting اتھارٹی کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کے مطابق بلا جواز ہے اور یہ مناسب نہیں رہے گا اس لئے اس ترمیم کو مسترد کیا جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, in Para (l) of sub-Clause (2), for the words "for a specified period", the words "for a period of three years", be substituted".

(The motion was lost.)

Now the question is:

"That in Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill".

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill".

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from Mian Mehmood-ur- Rasheed, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MALIK TAIMOOR MASOOD: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), the following para be added as Para (b) and the subsequent paras be renumbered accordingly:

(b) one MPA to be nominated by the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab".

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), the following Para be added as para (b) and the subsequent paras be renumbered accordingly:

(b) One MPA to be nominated by the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab".

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose:

جناب سپیکر: جی، ملک تیمور صاحب!

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! بڑا تعجب ہے کہ میں نے ایسی کوئی متنازعہ ترمیم نہیں دی تھی۔ یہ ایک simple سی ترمیم تھی جس میں صرف یہ گزارش کی گئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پھر یہ کہتے کہ ایک ایم پی اے اپوزیشن کا ہونا چاہئے سپیکر کا کیوں discretionary اختیار ہے؟

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں نے تو قطع نظر اس چیز کے کہ اپوزیشن کا ہو یا حکومتی بنچوں کا ممبر ہو یہ ترمیم دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں نے یہ ترمیم دی تھی کہ جس طریقے سے یہ اتھارٹی وزیراعلیٰ سے لے کر ممبر صوبائی اسمبلی پر منحصر ہے تو اس میں بے شک باقی ممبران حکومت اپنی مرضی کے رکھے۔ یہاں ایوان میں ممبران کی بات کی جاتی ہے اور being the custodian of the House آپ سپیکر ہیں تو اس میں اگر سپیکر صاحب کی صوابدید پر ایک ممبر کو رکھ لیں گے تو میرے خیال میں کوئی قیامت نہیں آ جائے گی۔ ویسے بھی اس اتھارٹی کا قیام جیسا کہ لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے اور بہت اغراض و مقاصد بھی بیان کئے گئے ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آج پانچویں بار پنجاب میں حکومت میں آنے کے بعد اس حکومت کو یہ خیال آ گیا ہے کہ وہ ایک ایسی اتھارٹی قائم کرنا چاہتی ہے جو کہ safe city کے نام سے crime monitor کرے گی اور اس کی شرح کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ یہ اچھی اور خوش آئند بات ہے لیکن مجھے افسوس صرف اس بات کا ہے کہ سارا کام اس اتھارٹی نے کرنا ہے۔

اس میں آپ نے ایک ایم ڈی بنا دیا ہے جو ڈی آئی جی لیول کا ہے اور وہ آئی جی کے under ہوگا۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ کہ جب ڈی آئی جی اس اتھارٹی کا ایم ڈی ہوگا اور اس کے نیچے ضلعی افسران کو رکھیں گے تو پھر آپ کو پولیس اور law enforcement agencies کی کیا ضرورت ہے؟ جنہیں آپ لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے کے لئے اربوں روپے کا فنڈ ہر سال غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی سے دیتے ہیں۔ آج لاء منسٹر صاحب نے بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ اربوں روپے کے فنڈ سے یہ پراجیکٹ بنے گا لیکن کیا یہ گارنٹی دیں گے کہ یہ اربوں روپیہ جو غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی ہے اس اتھارٹی کے بننے کے بعد street crimes اور لوٹ مار ختم ہو گی اور انہوں نے جیسے بڑے شہروں کا ذکر کیا ہے کیا جرائم کی شرح میں کمی آئے گی؟ میں قطعاً نہیں سمجھتا سوائے اس کے کہ یہاں پر من پسند لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا اور اتھارٹی قائم کر کے اپنی مرضی کرنے اور سوائے وزیر اعلیٰ کو خوش کرنے کے اور کوئی وجہ مجھے نظر نہیں آتی لیکن میری یہ گزارش ہے کہ ایک ممبر جناب سپیکر آپ کی صوابدید پر ہوتا تو اس ایوان کا تقدس ضرور بلند ہوتا۔

جناب سپیکر: میری صوابدید تو سب کے لئے ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! آپ کی جانب سے ایک ممبر کی نامزدگی ہوتی تو بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پنجاب کا سب سے بڑا ایوان ہے۔ اس میں جو segregation ہے کہ ایک قائد حزب اقتدار ہے جو وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف ہیں۔ ان کے لئے پورا احترام موجود ہے کیونکہ وہ قائد حزب اقتدار لیکن ان کے بالمقابل دوسری جانب قائد حزب اختلاف موجود ہوتا ہے جس پر اپوزیشن کے ممبران کا اعتماد ہوتا ہے۔ اس پورے ایوان میں آپ صرف وہ شخصیت ہیں کہ جس پر حکومتی بنچوں اور اپوزیشن کے بنچوں کے ممبران برابر اعتماد کرتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ الحمدللہ گزشتہ دواڑھائی سال سے آپ نے بڑے اچھے طریقے سے اسمبلی کو چلایا ہے اور اپوزیشن کے تمام لوگ بھی آپ کا اسی طرح احترام کرتے ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ ہم نے جو ترمیم دی ہے اس سے پہلے ہم نے ایک ترمیم دی تھی جس میں ہم نے یہ بات کہی تھی کہ اپوزیشن میں سے بھی ایک ممبر لیا جائے جس کو سپیکر صاحب نامزد کریں لیکن رانا صاحب نے اس سے agree نہیں کیا اور اس کو turn down کر دیا۔ اب اس میں ہم نے آپ کی صوابدید پر چھوڑا ہے کہ آپ رانا

صاحب کے مشورے سے کیونکہ اپوزیشن میں سے تو وہ نہیں لیں گے وہ گورنمنٹ بنچ سے ایک ممبر لے لیں۔اس میں آپ کو مزید empower کرنا مطلوب ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں اس بات پر شدید احتجاج بھی کرتا ہوں کہ یہاں محکمہ اوقاف کی بہت ہی اچھی کاوش ہوئی اور ایک قرآن و سیرت اکیڈمی پنجاب کے اندر قائم کی گئی۔یہ بڑا اچھا قدم تھا اور میں نے خود یہاں کھڑے ہو کر اسے appreciate کیا تھا۔اس کے کچھ عرصہ بعد آپ کی طرف سے ایک letter مجھے موصول ہوا کہ یہ جو اتھارٹی ہے جس کے اندر آپ نے بھی ممبران کو نامزد کرنا تھا تو اس میں میرا نام موجود تھا کہ ڈاکٹر سید وسیم اختر بورڈ آف ڈائریکٹرز کا ممبر ہے۔آپ نے نامزد کر دیا میں نے اس پر آپ کا شکریہ بھی ادا کیا لیکن دس پندرہ دن پہلے مجھے اس میں ایک تبدیلی موصول ہوئی، آپ نے جو آرڈر کیا تھا اس کے برعکس اب ایک نیا آرڈر موصول ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب آپ کا نام withdraw کیا جا رہا ہے اور آپ کی جگہ ایک خاتون حکومتی ایم پی اے کا نام ڈالا گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! میں جس طرح قربانی دے رہا ہوں آپ بھی اسی طرح دے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اچھی practice نہیں ہے۔آپ نے ایک آرڈر شروع میں جاری کر دیا اور اب اس کو withdraw کر لیا۔مجھے پورا یقین ہے کہ یہ حکومت کی طرف سے ہے یا میں یہ سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب نے اس کے اندر یہ ترمیم ڈال دی ہے۔یہ تھوڑا حوصلہ کر لیتے۔الحمدللہ میں یہاں کبھی کوئی ایسی بات نہیں کرتا جو ایوان کے decorum کو خراب کرے اور میں کوئی undue leg pulling بھی نہیں کرتا اور ہمیشہ مثبت تجاویز دینے کی کوشش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم اس لئے یہ گزارش کر رہے تھے اور اس لئے یہ ترمیم دی ہے کہ کم از کم آپ کو بااختیار کیا جائے۔ہم آپ کو بااختیار دیکھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ جو آرڈر جاری کریں وہ comply ہونا چاہئے اور اس پر کوئی نیا آرڈر جاری نہیں ہونا چاہئے۔میرے اور قرآن و سیرت اکیڈمی کے حوالے سے جو آرڈر جاری ہوا ہے۔اس پر ظاہر ہے کہ۔۔۔

رانا عبدالرؤف: جناب سپیکر! یہ ترمیم پر بات کریں۔

جناب سپیکر: حوصلہ کریں۔بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بہر حال اس پر اپنا حق بھی محفوظ رکھتا ہوں کہ اس حوالے سے میری دل شکنی بھی ہوئی ہے اور یہ اچھا قدم نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اگر آپ کو یہ اختیار مل جائے گا تو اس طرح ہمیں بھی خوشی ہو گی اور آپ بھی مزید empowerہوں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ابھی پوچھتے ہیں کہ مجھے اختیار ملتا بھی ہے کہ نہیں۔ ذرا پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جہاں تک محترم ڈاکٹر سید وسیم اختر نے جو بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ آپ سے چیمبر میں اس بات کو take upکر لیں اور اس سلسلے میں آپ اس کو دیکھ لیں۔ مجھے اس بات کے بارے میں کوئی انفارمیشن نہیں ہے۔ جہاں ایگزیکٹو کمیٹی تک میں ایک ایم پی اے کے نامزد کرنے کی یہ ترمیم ہے۔ اس اتھارٹی میں اس ایوان سے alreadyتین ممبران لئے گئے ہیں تو یہ اتھارٹی اس سارے معاملے کی overallانچارج ہے۔ یہ تو ایک ذیلی ایگزیکٹو اتھارٹی ہے لہٰذا اس میں آفیشلز کے ساتھ اسمبلی ممبر کے نامزد ہونے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

MR SPEAKER: OK. The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, in sub-Clause (1), the following para be added as para (b) and the subsequent paras be renumbered accordingly:
>
> (b) One MPA to be nominated by the Speaker of the Provincial Assembly of the Punjab."

Those in favour say "ayes"…

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

یہ کیا ہوا ہے، کیا اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا ہے؟ نہیں، نہیں واپس آ جائیں۔

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad, Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since no one is present, the same is disposed of.

Now, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں کورم پوائنٹ آؤٹ کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب انعام اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! ان سے پوچھیں کہ ان کو کون مناکر لایا ہے؟

جناب سپیکر: خان صاحب! ایسی باتیں نہ کریں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ انہوں نے جو کورم کی نشاندہی کی ہے وہ ان کا حق ہے۔ آپ ان کو منع نہیں کر سکتے۔ کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون سیف سٹیز اتھارٹی پنجاب 2015

(۔۔۔جاری)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That for Clause 21 of the Bill, the following be substituted:

21. Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015) any action of the Authority or of any person on behalf of the Authority taken from the date of repeal of

the said Ordinance and till the date of commencement of this Act shall be deemed to have been taken under the Act."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That for Clause 21 of the Bill, the following be substituted:

21. Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015) any action of the Authority or of any person on behalf of the Authority taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act shall be deemed to have been taken under the Act."

Since no one has opposed, the amendment moved and the question is:

"That for Clause 21 of the Bill, the following be substituted:

21. Validation. Notwithstanding the repeal of the Punjab Safe Cities Authority Ordinance 2015 (XVI of 2015) any action of the Authority or of any person on behalf of the Authority taken from the date of repeal of the said Ordinance and till the date of commencement of this Act shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Safe Cities Authority Bill 2015, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

مسودہ قانون سپیشل پروٹیکشن یونٹ پنجاب2015

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Special Protection Unit Bill 2015 (Bill No.42 of 2015). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Special Protection Unit Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Special Protection Unit Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from: Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is supposed as withdrawn.

The second amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Arif Abbasi, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood,

Kh Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is supposed as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Special Protection Unit Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Special Protection Unit Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Special Protection Unit Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Special Protection Unit Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خدا خدا کر کے بل تو آ گیا لیکن آپ سے درخواست ہے کہ please Rules suspend کر کے اس بل کو کمیٹی میں بھجوایا جائے تاکہ اسی سیشن میں یہ---

جناب سپیکر: کس کو؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہماری تنخواہوں کا جو بل ہےplus یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ 2013 سے لیکن اس میں تو یہ ہے کہ جس وقت یہ بلlay ہو گا۔۔۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو چکا ہے اور آج کے اجلاس کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے اس لئے اب اجلاس بروز منگل 2۔فروری2016 صبح10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔